

تَمَيْرِ حَيَاةٍ

لکھنؤ
پندرہ روزہ

ایک عالم دین کے فرائض

آج زمانے کے خیالات اور دنیا کے واقعات میں اس تجزی سے تبدیلی ہو رہی ہے کہ ان کو جانے اور سمجھنے بغیر آپ مسلمانوں کی خدمت نہیں کر سکتے، دنیا میں یا کسی اور اقتصادی خیالات ایسے چھائے ہوئے ہیں اور انقلاب کی گھڑیاں اس طرح پے در پے آ رہی ہیں اور گذر رہی ہیں کہ ایک عالم دین کے لئے جس کو مسلمانوں کا خدمت گذار ہوتا ہے، ان کو سمجھنا اور ان کے حل کی تدبیریں سوچنا ضروری ہے، صرف اعراض اور تغافل سے آپ ان مسائل کو حل نہیں کر سکتے، آپ کے توجہ نہ کرنے سے نہ دنیا اپنے قاعدہ کو بدل سکتی ہے اور نہ زمانہ اپنے رخ کو پلٹ سکتا ہے، مشکلات کا مقابلہ کرنا اور موجودہ جدوجہد میں مناسب حصہ لینا اور ملک و قوم کی زندگی میں مسلمانوں کے مناسب مقام حاصل کرنے کی کوشش کرنا بھی ایک عالم دین کا فرض ہے۔

آج کل ہمارے علماء کا کام صرف پڑھنا پڑھانا، مسئلہ بتانا، اور فتویٰ دینا سمجھا جاتا ہے، لیکن اب وقت ہے کہ وہ اپنے اسلاف کے پچھلے سبق کو پھر دہرائیں، ان کا کام صرف علم و نظریک مدد و نہیں بلکہ عمل، جدوجہد اور علمی خدمت بھی ان کے منصب کا ایک بہت بڑا فرض ہے، ہر آبادی میں جہاں وہ رہیں وہ ان کی کوشش و خدمت سے آباد رہے، وہاں کے جاہلوں کو پڑھانا، وہاں کے نادانوں کو سمجھانا، وہاں کے غریبوں کی مدد کرنا، وہاں کی ضرورتوں کو پورا کرنا، وہاں کے امیروں کو حق کا پیغام سنانا، وہاں کے معذوروں کی خدمت کرنا، وہاں کے بھولے بھکوں کو راہ دکھانا، مسلمانوں کو ان کی کمزوریوں سے آگاہ کرنا، ان کو دنیا کے حالات سے باخبر کرنا، اور اپنے علم و عمل کی ہر کوشش سے ان کو فائدہ ہو چانا ایک عالم دین کے فرائض ہیں۔

علامہ سید سلمان ندوی

فی شمارہ - 12/-

سالانہ زمتعاؤں - 250/-

۲۰۱۰ء
۱۰ روپیہ

Postal Regd. No. LW/NP/63/2009TO2011
R. N. I. No. UP. Urd/2001/6071

Vol. No. 47 Issue No. 16

Fortnightly

TAMEER-E-HAYAT

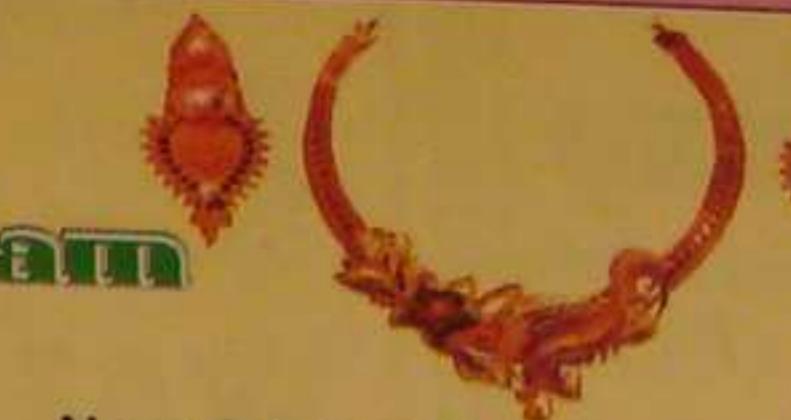
Tagore Marg, Badshah Bagh, Lucknow-07

Ph. Off. : 0522-2740406
Fax : 0522-2741221
E-mail : nadwa@sancharnet.in

25-June, 2010

Mobile: 09415786548

Mohd. Akram
Jewellers



Near Odeon Cinema, Lucknow

Phone: Shop. 0522-2274606
® 0522-2616731

محمد اکرم جوپیلسن

New

Ph: 2266786

Sana Jewellers

شنا جوپیلسن

Riyaz Ahmad
Ghayas Ahmad



۳۰۱/۱۷ سرائے بانس، اکبری گیٹ، چوک لکھنؤ۔

301/17, Srai Bans
Akbari Gate, Chowk, Lucknow-3

Res: 2226177
Akbari Gate
2268845

Shop: 9415002532
2613736
3958875

سو نے چاندی کی دنیا میں ۵۷ سالہ دیرینہ نام

حاجی صفی اللہ جوپیلسن
ہمارا نیپاشوروم

گلزار جمالیہ کے سامنے ایمن آباد لکھنؤ پروردہ اللہ محمد اسلام

HAJI SAFIULLAH JEWELLERS

Opp: Gaibabad Jhalia Aminabad, Lucknow-18

Editor Shamsul Haq Nadwi, Printed & Published by Athar Husain

On behalf Majlis-e-Sahafat-wa-Nashriyat at Azad Printing Press Mahboob Building Nazirabad, Lko. Ph:9415100085

قبا اونگ
مینو فیکچر رس

ٹیکر اونگ - وند و اونگ = ڈوم اونگ
فنک اونگ - لان اونگ - ڈیمودیٹ

سل کراسنگ گوری بازار سرو جنی نگر کانپور روڈ اکھمی
Tel : 0522-2817580 - 9335236026 - 9839095795

لکھنؤ کے قدیم مشہور و معروف صندل سے تیار کردہ

لکھنؤ دار اعلیٰ ریاست

روغنیات، عرقیات، کوار پر فیم، کار پر فیم، روم فریشن،
 قادر پر فیم، روم گلاب، روم کیوڑہ، عرق گلاب،
 عرق کیوڑہ، اکرتی، ہریل پر ڈیٹ

لیں آپ جوں تھے، اکھمی دار اعلیٰ ریاست

اظہار سن پر فیومرس

اکھمی دار اعلیٰ ریاست

لکھنؤ دار اعلیٰ ریاست

P IZHARSON PERFUMERS
H.O.: Alber Galia, Chowk, Lucknow.
Tel: 0522-2255257 Mobile: +91-9415008102
Branch: C-5 Jaspatti Market, Hazirganj,
Lucknow 226001 U.P. INDIA Cell: 9839078493
E-mail: izharsonperfumers@yahoo.com

اس شہر کے میں

۱	رئیس الشاکری ندوی	دعا
۲	اداریہ Rais Naqsh-e-Huda - ۲	اداریہ
۳	شش الحق ندوی	یقین مردمسلمان کا
۴		منصب فبوتوں
۵	علامہ سید سلیمان ندوی	مُحَمَّد علیؑ کا پیغمبرانہ کام
۶	*	فکر و آگہی
۷	حضرت مولانا سید محمد راجح حنفی ندوی	ظلم دنیا انسانی اور خود غرضی سے ..
۸		بحث و نظر
۹	مولانا عبد اللہ عباس ندوی	اسراء و هرجا
۱۰		عقل و حکمت
۱۱	مولانا سید محمد واضح رشید حنفی ندوی	ادفع بالتی ہی احسن
۱۲		حیرت انگیز
۱۳	ڈاکٹر عطاء الرحمن صدیقی ندوی	خدمت حدیث کا مثالی کارنامہ
۱۴		مثالی حکمران
۱۵	شیخ علی طنطاویؒ احمد و صاف عالم ندوی	شاہی میں فقیری
۱۶		فقہ و فتنکوی
۱۷	مشتی محمد ظفر عالم ندوی	سوال و جواب
۱۸		کتاب ہدایت ..
۱۹	خالد فیصل ندوی	ساجد کے آداب و حقوق
۲۰		خبر و فنظر
۲۱	محمد جاوید اختر ندوی	عالم اسلام
۲۲		دوح تصوف
۲۳	ادارہ	کپڑوں کو دوبارہ دھو سکتا ہوں ...
۲۴		روداد سفر
۲۵	محمود حسن حنفی ندوی	بسمی اور گجرات میں
۲۶		د سید کتب
۲۷	محمد ظفر عالم ندوی	مختصر القدوی - ایک مطالعہ
۲۸		دبورت
۲۹	حضرت ناظم ندوۃ العلماء کا خطاب	جاوید اختر ندوی

تَعْلِمُوا حَيَاةً

جلد نمبر ۲۷
شماره نمبر ۱
۱۰ جولائی ۲۰۱۰ء مطابق ۲۷ ربیع المرجب ۱۴۳۱ھ

— زیر سر پرستی —
حضرت مولانا سید مجید تدرانی حسنه ندوی
(ناظیر عالم ندوۃ احشیاء الکبیسو)
پروفیسر وکیل احمد صدیقی
(معتمد مال ندوۃ احشیاء الکبیسو)
— زیر نگرانی —
مولانا مجید حمزہ حسنه ندوی
(ناظر عالم ندوۃ احشیاء الکبیسو)

مدیر مسئول
مشهود حق ندوی
نائب مدیر
محمود حسن ندوی
محلہ دشائی

• مولانا عبد اللہ حسني ندوی • مولانا محمد خالدندوی عازمی
• امین الدین شجاع الدین
سالانہ زر تعاون ۲۵۰ / فی شمارہ
ایشیائی، یورپی، افریقی و امریکی ممالک کے لئے۔ ۱۵۵۰ء

ڈرافٹ میکر تحریک حیات کے نام سے، ہائیکس اور دفتر تحریک حیات ندوۃ العلماء، لکھنؤ کے پہ پروانہ کریں، چیک سے بھیجی جانے والی رقم قابل بقول نہ ہوگی۔ اس میں ادارہ کا نقصان ہوتا ہے۔ برائے کرم اس کا خال رسمیں۔

تریل زر اور خط و کتابت کا پڑھنے
Tameer-e-Hayat
No. 63 Tameermarg, Radha Bahadur Bagh, Lucknow-7

P.O.Box No.93 Tagormarg, Badshah Bagh, Lucknow-7
E-mail: nadwa@sancharnet.in Ph: (0522) 2740406

مخصوصاً نگارکی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے
آپ کے خریداری نمبر کے بیچ اگر کالی لیکر ہے تو کہ کہ آپ کا ازدواج فتح ہو چکا ہے۔ قبلاً جلد ہی زندگان ارسال کریں اور

مرثیہ ملش اٹھ کر کن فتنے نے۔ بیکار کے طبق کے شاعر

پرنٹر پبلشیر اٹھریس نے آزاد پرنٹنگ پرنس، نظیر آباد، لاکھنؤ سے طبع کر کے دفتر تحریفات مجلس صحافت و نشریات میگزین مارک، بادشاہ بائیں لاکھنؤ سے شائع کیا۔

Hashmat Ali (Tameer-e-Hayat) Lko.

جدید لکش سونے، چاندی کے زیورات کیلئے ہمارے شوروم

پاکستان

میں آپ کا حیر مقدم ہے

GEHNA PALACE

Whenever you see
Jewellery
Think of us

ایک میثارہ مسجد کے سامنے، اکبری گیٹ، چوک، لکھنؤ

Phone : 0522-2260433, Mobile : 9415024686

لیقیں مر د مسلمان کا

الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم رب الْكَوَافِرِ الْمُنْصَدِّقِ بِشَفَاعَةِ الْمُحْسِنِ

ہر بندہ مومن کا یہ عقیدہ ہوتا ہے کہ اس کائنات کا خالق والک بس ایک اللہ ہے وہ کسی کا محتاج نہیں اور سب اس کے محتاج ہیں، پوری کائنات پر اسی کی فرمائوائی ہے وہ ہر ہر چیز کو جانتا اور ہر عمل و حرکت کی پوری خبر رکھتا ہے، کسی آن اور کسی لمحہ بھی وہ غافل نہیں ہوتا، اسی کے ساتھ مسلمان یہ بھی عقیدہ رکھتا ہے کہ ایک دن ایسا بھی آکے رہے گا جب یہ دنیا مٹا دی جائے گی اور انسان کو اس کے کئے کابوبل دیا جائے گا۔ مسلمان یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ خدا کی کتاب قرآن کریم کچی کتاب ہے اور اس کو انانے والے رسول محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے چے اور آخری رسول ہیں، انہوں نے جو کچھ بتایا اور خیر دی وہ سب صحیح ہے، اس کے خلاف جو کچھ کہایا بتایا جائے سراسر خطا ہے۔ ایک ادنیٰ درجہ کا مسلمان بھی یہی عقیدہ رکھتا اور اپنے غلط عمل پر خدا کی پکڑ سے ڈرتا رہتا ہے، غلطی کر کے پچھتا تا اور شرما تا ہے۔

اپنے اس عقیدہ کی روشنی میں مسلمان اپنی قوم اور ملت کے مقام کو سامنے رکھتے ہوئے بڑی بڑی پیش کش کو حکرا دتا ہے اس لیے کہ اسے یہ لیقین ہوتا ہے کہ اگر ہم نے اس وقت دین و قوم سے غداری کر کے کوئی دنیاوی فائدہ اٹھایا تو آخرت میں کل خدا کے سامنے اس کا بڑا بھیاک بھلتا پڑے گا اور اس کی حلائی کی ساری راہیں بند ہو چکی ہوں گی۔

اگر کوئی مسلمان نفس و شیطان کا شکار ہو کر قوم و ملت کے خلاف کسی پیش کش کو قبول کر لیتا ہے اور اس سے قوم کو نقصان پہنچاتا ہے تو وہ عملی منافق ہوتا ہے، آخرت میں اس کو لطف فردی کی جو سزا ملے گی وہ تو طے گی ہی اس دنیا میں بھی وہ جعفر و صادق کہلائے گا اور ہر مسلمان اس کو ذلت و تھارت کی نظر سے دیکھے گا۔

جعفر از بنگال، صادق از دکن
تیک ملت، تیک دیں، تیک وطن

ہمیں ان سطروں کے لکھنے کی ضرورت اس لیے محسوس ہوئی کہ مسلمانوں کا ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو موجودہ مادہ پرستا نہ ہیں اس سے مخاذ کے لیے خواہ وہ روپیہ پیسہ کی ٹکل میں ہو یا عہدہ و منصب کی صورت میں، اس پر دین و ملت کے مقام کو بھیث پڑھا دتا ہے جو اس کے ایمان و عقیدہ، دینی اولیٰ غیرت و حیثیت کے سراسر خلاف ہوتا ہے اور اس سے قوم و ملت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ جاتا ہے، قوموں کی زندگی میں بعض ایکی نازک گھریاں بھی آتی ہیں جن میں بہت سوچ کچھ کر اہل علم و دانش اور ہی خواہاں قوم کے رائے و مشورہ سے اقدام کرنے کی ضرورت ہوئی ہے اور اس میں کوئی سے پوری قوم کو اس کا نقصان پہنچتا ہے، کبھی ایک شخص کی نادانی پوری قوم کو ذلت و رسوانی کے غار میں ڈھکلیں دیتی ہے۔

چو از قوے یکے بے داشی کرد

نه کہ را عزتے ماند نہ مہ را
یعنی اگر کسی قوم کا ایک فرد غلطی کر بیٹھتا ہے تو قوم کے معمولی اور معزز بھی لوگوں کی عزت خاک میں مل جاتی ہے۔
تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ جن لوگوں نے بھی اپنے معمولی سے فائدہ کے لیے قوم و ملت کو نظر انداز کیا ہے انہوں نے اپنی ذات و رسوانی کے ساتھ قوم کو بڑے خطرے میں ڈال دیا ہے۔

اس وقت ملت اسلامیہ ہن خطرات سے دوچار ہے ان خطرات میں بڑے غور و گمراہ اور عقل و هوش سے کام لینے کی ضرورت ہے، نہایت سوچ بوجھ کا مظاہرہ کرنے کی ضرورت ہے، ہمیں اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے کہ قوموں کی زندگی میں کچھ ایسے نازک لمحات بھی آتے ہیں کہ ان لمحوں کی خلاصہ یوں کی سزا کا دروازہ کھول

دعا

(علامہ اقبال کی قیادت میں)

ریس ایشکری

مرنے کی ادائیں دے، جینے کا سلیقا دے ☆ ملت کی جوانی کو آرائش صحراء دے
کجلائی جیسوں کو ایمان سے چکا دے ☆ "یارب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرم اے جو روح کو تپا دے"

اقراء کے قصور کو سرمیت زیبا دے ☆ صدیقہ کی دل سوزی فاروق کا لجا دے
توار کیسی کو پھر شعلہ سینا دے ☆ "پھر وادی فاران کے ہر ذرے کو چکا دے
پھر شوق تماشا دے پھر ذوق تقاضا دے"

ظلمات نصیبوں کو رحمت کا اجالا دے ☆ ویراثہ ہستی کو شادابی خفرا دے
بیدار نگاہی دے بے خواب نظارا دے ☆ "محروم تماشا کو پھر دیدہ بینا دے
دیکھا ہے جو کچھ میں نے اوروں کو بھی دکھلادے"

خماری ابرو کو پھر سوئے حرم لے چل ☆ ذکر قد و گیوں کو پھر سوئے حرم لے چل
بکھری ہوئی خوشبو کو پھر سوئے حرم لے چل ☆ "بیکلے ہوئے آہو کو پھر سوئے حرم لے چل
اس شہر کے خگر کو پھر دمعت صحراء دے"

پیاسے ہیں تو پیاسوں کو بیرابی مقدر کر ☆ سوکھے ہوئے ہوتوں کو شائستہ کوڑ کر
مشی کے پیالوں کو پھر غیرت ساغر کر ☆ "بیدا دل ویراں میں پھر شورشی محشر کر
اس محمل خالی کو پھر شاہد لیلا دے"

اجازہ کرم ارزان مجبوری انساں کو ☆ تائیر اجالوں کی تاریکی بھریاں کو
بچان کوئی یارب زیبائش ایمان کو ☆ "اس دور کی ظلمت میں ہر قلب پریشان کو
وہ دارغ محبت دے جو چاند کو شرمادے"

بے نور نگاہوں کو انوار سرپا کر ☆ دیدار کی خواہش کو سرشار تجلیا کر
الاطاف و نوازش میں اتنا سا اضافہ کر ☆ "رفعت میں مقاصد کو ہدوش ٹریا کر
سینوں میں اجالا کر دل صورت مینا دے"

اس طرح فروزان ہو پیغام اخوت کا ☆ سورج کی طرح چمکے ہر نقش محبت کا
ہونٹوں پر تبسم ہو اخلاص کی دولت کا ☆ "احساس عنایت کر آثار مصیبت کا
امر دن کی شورش کو اندریہ فردا دے"

قیدی ہوں بہت دن سے گل کاری زندان کا ☆ پابند کوئی چیزے آئینہ جیراں کا
ہوتا ہی نہیں مجھ سے مفہوم بھاریاں کا ☆ "میں بل بل نالاں ہوں اس ابجے گفتان کا
تائیر کا سائل ہوں حاج کو داتا دے"

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغمبرانہ کام

..... علماء سید سلیمان ندوی

ایک دور (یورپ) کے بیگانے مستشرق کی پر
نسبت جس کا علم، عرب اور اسلام کے متعلق صرف
چند کتابوں سے مستعار ہے، خود ایک عرب بھائی
الل قلم کو فصلہ کا زیادہ حق حاصل ہے، بیروت کے
سچی اخبار "الوطن" نے ۱۹۹۸ء میں لاکھوں عرب
عیسائیوں کے سامنے یہ سوال پیش کیا تھا کہ دنیا کا

سب سے بڑا انسان کون ہے؟ اس کے جواب میں
ایک عیسائی عالم (اور بحاص) نے لکھا:

دنیا کا سب سے بڑا انسان وہ ہے جس نے
دکش (مدینہ منورہ میں اپ دکش زندہ رہے
تھے) کے مختصر زمانہ میں ایک نئے مذہب، ایک نئے

فلسفہ، ایک نئی شریعت اور ایک نئے تمدن کی بنیاد
رکھی، جگ کا قانون بدلتا اور ایک نئی قوم پیدا کی اور

ایک نئی طویل العرص سلطنت قائم کر دی، لیکن ان تمام
کارتا مولوں کے باوجود وہ ای اور ناخاندہ تھا، وہ

کون؟ محمد بن عبد اللہ قریشی، عرب اور اسلام کا
پیغمبر، اس پیغمبر نے اپنی عظیم اثاثاں تحریک کی ہر

ضرورت کو خود ہی پورا کر دیا، اور اپنی قوم اور اپنے
جیزوں کے لئے اور اس سلطنت کے لئے جسے اس

نے قائم کیا، ترقی اور دوام کے اسباب بھی خود مہما
کر دیے اس طرح کفر آن اور احادیث کے اندر وہ

تمام ہدایات موجود ہیں، جن کی ضرورت ایک
مسلمان کو اس کے دینی یاد بخواہی معاملات میں بیش

اکثریتی ہے، جو کا ایک سالانہ اجتماع فرض قرار دیا
تاکہ اقوام اسلامی میں اہل استطاعت ایک مرکز پر
مجمع ہو کر اپنے دینی و قومی معاملات میں باہم

مشورے کر سکیں، اپنی امت پر زکوٰۃ فرض کر کے قوم
کے غریب کی حاجت پوری کی، قرآن کی زبان کو دنیا
کی دائی اور عالمگیر زبان بنا دیا کہ وہ مسلمان اقوام
کے باہمی تعارف کا ذریعہ بن جائے، قوم کے ہر فرد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس عظیم الشان
پیغام کو لے کر آئے تھے اور جس مہتمم بالاثاث کام کو
وزمین کو پیدا کیا۔

انجام دینے کے لئے بھیجے گئے تھے، نیک دل اور
حقیقت شناس لوگ تو سننے اور دیکھنے کے ساتھ اس
کے قبول کرنے پر آمادہ ہو گئے، لیکن جن کے دل کے
وداعی تقریر کے آخر میں یا الفاظ فرمائے:

آئینے زنگ آسود تھے، پیغام کی سچائی، وحی کی
تاثیر، پیغمبر کی پراثر دعوت، اعجازِ حصومیت اور اخلاق
سواء۔ (میں تم کو ایک روشن راست پر چھوڑ جاتا ہوں
جس کی روشنی کا یہ حال ہے کہ اس کی رات بھی دن
عوائق، موانع، بیہمات اور جنکوں کی توبہ تو خلنتیں اور
کے مانند ہے۔) [سنن ابن ماجہ، ص: ۲۳]۔

اور آخری جیہہ الوداع کے جمعِ عام میں محیل کی
تاریکیاں رفتہ رفتہ چھپتی چلی گئیں، اور اسلام کا نور روز
بشارت آئی کہ:

"اللَّيْوَمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَّتُ
عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي" (مائده-۱) (آن میں نے تمہارا
سلطنت، ایک متحده اخلاقی نظام، ایک کامل
دین کامل کر دیا، اور اپنی نعمت تم پر ختم کر دی)۔

قانون، ایک مکمل شریعت، ایک ابدی مذہب اور عملی
پروفسر مار گولیتھ جن کی تائیدی شہادت بہت
کمل لکھتی ہے، لکھتے ہیں:

ایمان داری، اخلاق اور سچائی کا ایک مجسم عہد یعنی
ایک نئی زمین اور ایک نیا آسمان پیدا ہو گی، اور گویا
مکمل نہیں رہا، آپ ایک سلطنت کی جس کا ایک
سیکھی حقیقت تھی جس کی طرف آپ نے امت کے

بے پڑے مجع (جیہہ الوداع) میں اپنی وفات
چکے تھے، آپ نے عرب کے منتشر قبائل کو ایک قوم
سے تقریباً دو ماہ پیشتر یہ ارشاد فرمایا۔

الا ان الزمان قد استدار کھیثہ یوم خلق
کیا، اور ان میں ایک ایسا رشتہ قائم کیا جو خاندانی
الله السموات والارض (بخاری)
رشتوں سے زیادہ مشکم اور مستغل تھا۔ (لائف
"ہاں اب زمانہ کا دور اپنی اسی حالت پر آگیا
آف محمد: مار گولیتھ، ص: ۲۷۱)

دیتی ہے اور شاعر کو دل پر ہاتھ دکھان پڑتا ہے۔
لہوں نے خطا کی تھی صدیوں نے مزا پائی
جب مومن کا ایمان و عقیدہ وہ ہے جس کا آپ ذکر ہوا تو اس کے سامنے آج کی موجودہ دنیا جس میں چھن چھن میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے، گھری گھری
میں انقلاب اور عوج دزوں کا مظہر سامنے آتا رہتا ہے، کیوں ایک بندہ مومن قوم کے مفاد کو نظر انداز کر کے، غدار قوم بن کر اپنے ذاتی مفاد کو ترجیح دے، وہ رزق، وہ
منصب جو بندہ مومن کے ایمان پر داغ لگائے، پاؤں سے رومندیئے کے قابل ہے نہ کہ اس کے سامنے سر جھکایا جائے، جس رزق سے ایمان کے بال و پر کئے
ہوں اسے یہ کہ کر۔

اے طاڑ لامہ اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوئاں

لات مار دینا چاہئے، یہ تنی ستم ظریفی کی بات ہو گی کہ صاحب ایمان کو خرید لیا جائے، اس کا سودا کر لیا جائے، یہ تو ممکن ہے کہ ایک مسلمان اپنے ملخصانے
عمل اور جدوجہد کے بعد وہ جو کہ کھا جائے، ممکن ہے بات ناممکن ہوئی چاہئے کہ وہ بک جائے، اس کو خرید لیا جائے، مگر یہ تنی تلخ حقیقت ہے کہ اس وقت اس با غیرت قوم کی
خرید و فروخت کا جاں چھادیا گیا ہے اور وہ اس کا دانتہ یا نادانتہ شکار ہو رہی ہے جس کے نتیجہ میں ایسے مظہر سامنے آتے ہیں جہاں دل خام کر کھانا پڑتا ہے۔

حیثیت نام ہے جس کا گھنی تیمور کے گھر سے
قوم کی آنکھوں کا تارہ وہی شخص بنتا ہے جو ہر جا میں قومی اور طی مفاد کو مقدم رکھتا ہے اور اس کے لیے سب کچھ قربان کر دینے کے لیے تیار رہتا ہے، کوئی
پیش اور لامی اس کے پائے بیٹاں میں جنہیں نہیں پیدا کر سکتی اس کی قومی حیثیت مال و زر کے ذمہ پر کوئی رہنمایی نہیں دیتی، اقبال مرحوم نے مرد خدا
کے بارے میں کہا ہے۔

قوموں کی قسم وہ مرد درویش
جس نے نہ ڈھونڈ گی سلطان کی درگاہ

موجودہ حالات اور قساد بگاڑ کا چھایا ہوا کہہ دیکھ کر مہت لوگ مایوسی کی بات کرنے لگتے ہیں اور مایوسی ایسا روگ ہے جو شیر دل انسانوں کو گیدڑا اور لومڑی کی زندگی
گزارنے پر آمادہ کر دیتی ہے یقین و اعتماد اور ہمت و حوصلہ جس میں ایمان کی روح کا فرمایا ہو، وہ جو ہر ہے جو مایوسیوں کی شب تاریک کو غیدی صبح میں تبدیل کر دیتی ہے۔

گماں آباد ہستی میں یقین مرد مسلمان کا
بیباں کی شب تاریک میں قدمیں رہیانی

حالات کتنے ہی مایوس کن ہوں، بندہ مومن کے لیے مایوسی کفر ہے، بندہ مومن کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ایمان کے ان تقاضوں کو پورا کرے جس کو قرآن
کریم نے اللہ کی مدد سے تعبیر کیا ہے، تو اللہ تعالیٰ اپنا یہ وعدہ پورا فرمائے گا کہ بندہ مومن کی مدد کرے اور سخت طوفان میں اس کے قدم جمائے، اس کا وعدہ ہے:

"إِنَّ الْمُنَّاسَنَةَ الْمُنَّافِقَةَ إِنَّمَا يَنْصُرُ اللَّهُ يَنْصُرُ كُمْ وَيُنْبَتُ أَقْدَامَكُمْ".

"اے اہل ایمان اگر تم خدا کی مدد کرے گئے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا، اور تم کو ثابت قدم رکھے گا۔"
یہ خدائی وعدہ کسی خاص عہد کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ خاص عہل "ان تنصروا اللہ" کے ساتھ مخصوص ہے، جب بھی یہ عمل پایا جائے گا خدا کی مدد بھی اپنا جلوہ
دکھائے گی اور اس وقت بھی اپنا جلوہ دکھائیں گے۔

اس دور میں بھی مرد خدا کو ہے میر
جو مجرہ پرت کو بناسکا ہے رائی

☆☆☆☆

مولانا محمد ابراہیم ندوی مدنی کا حادثہ وفات

وکل کلیٰ اللہ الخریۃ و آدابہا و استاددار الحکوم ندوۃ العلماء مولانا محمد ابراہیم ندوی مدنی کا ۲۰ جنوری ۱۹۳۷ء مطابق ۲۳ جولائی ۱۹۴۱ء شنبی صبح حکمت قلب بند ہو گئے سے انتقال ہو گیا، اتنا شوغاں ایسا راجحون۔ مولانا مرحوم ملٹل جنگ بیدار ہوئے، افراد خاتم کو تماز کے لئے آواز دی، معمول کے مطابق رواقِ مجدد اقران (جس کے وہ گمراں تھے) جا کر طلبہ کو بیدار کیا، مسجد میں باجماعت تماز جنگ ادا کی، تلاوت قرآن مجید کے بعد چدائستہ دارالعلوم کے ساتھ صحیح کی سیر کی، پھر بندوں کی کشین میں چائے نوش کی، مکروہ ایسی پرسنے میں تکلیفِ محبوس ہوئی، اپنال یجائے گئے بکر و قوتِ موعود آپ کا تھا اور انہوں نے دامی ابیل کو لیک کہدیا۔

مولانا مرحوم ۱۹۵۶ء میں محلہ وزیر خیخ (قبصر دلوی، ضلع قیض آباد) میں پیدا ہوئے، والدِ محترم مولانا محمد ندوی

ندوی عالیٰ ۱۹۲۸ء کے فارغین دارالعلوم میں تھے، وہ زندگی بھرپرے علاقہ میں دین کی اشاعت کا کام کرتے رہے،

درست تعلیم القرآن ردوی اور مکر زہوت و تبلیغ ردوی کے عکب اور قریب کے دیگر داروں میں تعلیم بھی دی، اپنے فرزند کو

درست تعلیم القرآن میں ابتدائی تعلیم کے بعد دارالعلوم ندوۃ العلماء کے شعبہ حفظ میں داخل کرایا، حفظ کے بعد اس وقت

کے درجہ سوم عربی میں ان کا داخلہ ہوا، سے ۱۹۴۹ء میں عالمیت اور ۱۹۴۹ء میں فضیلت کی تخلیل کی، خوش تھی سے وہ جامد

اسلامیہ، مدینہ منورہ بیٹھے جانے والے طلبی میں منتخب ہو گئے، جامعہ میں دورانِ تعلیم نمایاں اور مستاز رہے، ۱۹۸۳ء میں

فراغت کے بعد دارالافتخار یا پس سے معجوت ہو گئے۔

مدینہ سے واپسی کے بعد دارالعلوم بیتل الرشاد (بنگلور) میں کئی برس تدریسی خدمات انجام دینے کے بعد

دارالعلوم ندوۃ العلماء آگئے، اور تاوقات مادر علمی میں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے، دارالعلوم میں مولانا تے بالعوم

تقریر، ادب و اشائے کھنچ تعلق رہے، اپنی صلاحیت کی بنیاد پر ترقی کرتے کرتے عطا ادب کے درجات میں تعلیم

دینے لگے اور کامیاب ترین اساتذہ میں ان کا شمار ہونے لگا، طلباء ان کے حسن اخلاق اور علیٰ وادبی صلاحیت سے بڑے

متاثر ہوئے، یہاں تک کے وکل کلیٰ اللہ الخریۃ و آدابہا بھی بنائے گئے، بلکہ کی وہ داروں یا خلیفہ کی عبیدِ الکلیٰ مولانا ندوی

الخطیف ندوی از ہری کی معیت میں بڑی و بھی کے ساتھ انجام دیتے، مولانا کا علم بہت پختہ، مطالعہ گمراہ، اور زہن صاف

تھرا تھا، بہت معمولی انداز میں کوئی بات کئے گئے تھے، وہ زندگی اور عرض و دلتن، تکلف سے بہت دور تھے، خاہرو بیاطن

یکساں، علم تھوڑے خاص و پچھی تھی، اور ہر کسی برسوں سے تکھص ادب عربی کے درجات میں زیستی کی "المسفل" اور

حاظہ کی "کتاب البخلاف" کی تدریس مولانا کے ہی ذمہ تھی۔ مضمون توں کی وہ جنگاری کے قبیل بھی دست گاہ حاصل

تھی، "البعث الاسلامی" اور "الرائد" میں ان کے مضمون و ترجمہ کش سے شائع ہوئے، درس و تدریس کے

علاوہ مولانا مرحوم طلیب دارالعلوم کی تربیت و تحریان میں بھی بھرپور حصہ لیتے، اور جو کام پردازی جاتا ہوئی ذمہ داری و متدبری

سے انجام دیتے، اس طرح دارالعلوم میں ان کی ایک خاص پہچان تھی۔

حادشہ کی اطاعت آئتا قاتماں اہل تعلق کو پوچھ گئی، تماز جنگ کے بعد بندوں کے سوچ و عریش میدان میں تماز جنائز

مہتمم دارالعلوم مولانا ذاکر سید الرزن اعظمی ندوی نے ہر چاہی، تماز جنائز و مذہن میں ایک جم غیر موجود

تھا، اس کا انتہا، کارکنان و طلباء دارالعلوم کے علاوہ بڑی تعداد میں ہر چھتو اور قرب و جوار کے اخلاق اسے مولانا کے تھا

اور اہل تعلق جن ہو گئے، مولانا مرحوم کو قرآن مجید براپختہ یاد قائم، تمازوں کے بعد کشت سے خاوات کرتے تھیات و

ظائف پڑھتے، انتقال سے قبل ان میں اتابت درجوع ایل اللہ کی صفت پیدا ہو گئی تھی، ذمہ داران دارالعلوم مولانا کی

تکمیلی و قاتمی و

عقائد، عبادات، معاملات اور اخلاق، انہی کی

اصلاح و تعلیم اور تخلیل کے لیے آپ کی بحث ہوئی اور

میں آپ کے تخبران فرقہ کے اصلی کارنائے ہیں۔

اور بھائی چارہ کا ہے، خالق اور مخلوق یا خدا اور بندہ کے

درمیان جو علاقہ اور رابطہ ہے، اس کا تعلق اگر صرف

ہارے ڈھنی تو میں اور قلبی حالات سے ہے تو اس کا نام

عقیدہ ہے، اور اگر ان قلبی حالات کے ساتھ ہمارے جسم

وجان اور مال و جاندار سے بھی ہے، تو اس کا نام عبادت

ہے، باہم انسانوں اور انسانوں میں یا انسانوں اور

دوسرا مخلوقات میں جو علاقہ اور رابطہ ہے، اس کی حیثیت

سے جو حکام ہم پر عائد ہیں، اگر ان کی حیثیت بھی

نبوت مکمل دین اور آخری معلم کی حیثیت آپ ہی کو

قدن اخلاقیات کو چھوڑ کر جن کا ماخذ انجیل ہے، عقائد

قانون کی ہے تو اس کا نام معاملہ ہے، اور ان کی حیثیت

پادریوں کی نسلوں سے، دعا کیں اور عبادات کیساوں

عطای ہوئی تھی، اگر انسان کی عملی و اخلاقی و دینی

ضرورتوں کا کوئی گوشہ آپ کے فیض سے محروم رہ کر

پادریوں کی ہے تو اس کا نام اخلاق ہے۔

قرآن پاک کی اصطلاح میں پہلے تعلقات کی

معنویاتی اور استحکام کا نام ایمان ہے، اور دوسرا

تیرے اور چوتھے کی بجا آواری کا نام عمل صالح

ہے، اور ان ہی دونوں کے مجموعہ پر کامل تجات کا

انحرار ہے، عمل صالح کی تین قسمیں ہیں: خدا کے

سامنے اپنی عبودیت کا ظہار اور اس کے احکام کی تعلیم

معاملہ ہو یا خدا کے ساتھ سب کا ماخذ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کی بھی ہمہ گیری ہے جس پر

کوئا ہیں کوئی یا خدا کے ساتھ سب کے عہد میں بھی

نظام قائم کر کے قوی دوست کو بیان کرنے والے علم کی

اعمال اور تعلیم اس کی کوششوں کا بڑا حصہ رہی، اس کی

نیت میں اس کے زمانہ میں ہر چیز کی تعلیم کے

سے ملکیت میں ہر کوئی تعلیم کے زمانہ میں ہر

آپ نے بتایا کہ ہر انسان کا ایک تعلق تو اپنے

خالق کے ساتھ ہے، اور دوسرا اپنے خالق کی دوسری

مخلوقات کے ساتھ، اسی مفہوم کو دوسرا عبارت میں

ہاتھ سے طہارت کریں، اور نہ تن ڈھیلوں سے کم

اور مذہب کے باندھ میں صرف محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کوئی ہڈی اور گورنہ

استعمال کریں جن میں کوئی ہڈی اور گورنہ

ساتھ ہے اور دوسرا اپنے آقا اور مالک کے غلاموں

کے ساتھ یا یوں کوئی ہڈی اور گورنہ

کے ساتھ، یا یوں کوئی ہڈی اور گورنہ

کے ساتھ ترمذی (بیوی) کی تعلیمات کی یہ

ہمہ گیری ہی اس کی تخلیل کی دلیل ہے اور دوسرا زمین کی سمت، اس کو ایک

ہے کہ وہ پست اور غیر متبدن اقوام سے لے کر بلند

لگاؤ تو عالم غیب سے ہے اور دوسرا عالم شہود سے، پہلے

کے ساتھ اس کا تعلق ایک بھریان آقا اور فرمائی دار

غلام کا ہے اور دوسروں کے ساتھ اس کا تعلق برادری

کیساں تعلیمات اور بدلیات رکھتی ہے، عرب کے

پانچ لذکاریں ہیں، اللہ تعالیٰ سب کو سب جیل عطا فرمائے۔ مولانا مرحوم سے متعلق مضمون ان شاء اللہ آکرہ شماروں

میں قارئین پڑھ سکیں گے، (ادارہ) ☆☆☆☆☆

بدولوں اور قریش کے ریسموں دونوں کے لئے آپ

کی بحث تھی، اس لیے آپ کی تعلیمات میں پست کو

بلند اور بلند کو بلند تر بنانے کی براہمی بدلیات ہیں، آج

بنا پر بزرگی حاصل ہے، اس بنا پر اسلام ایک حقیقی

ہے کہ انیماء میں بھی وہ بزرگی ہے تھی ہے جس نے کم

تیجی ہے کہ افریقہ کے وشیوں میں اسلام اپنی

تیجی ہے کہ افراد میں اس کے ساتھ جنمیت اور

زیادہ فرقہ ادا کیے، اور اصلاحات انسانی کا کوئی

مہذب بنانے کے لئے مذہب سے باہر کی تعلیم اور عمل

اس کو ضرورت پیش نہیں آتی ہے لیکن عیسوی مذہب کو

سے نہ ہو گئی ہے، اور یہ اس لیے کہ تمام انیماء میں خاتم

نبوت مکمل دین اور آخری معلم کی حیثیت آپ ہی کو

آسان کر دیا، نا مسلموں کے لیے اسلامی ملکوں میں

عطا ہوئی تھی، اگر انسان کی عملی و اخلاقی و دینی

ضرورتوں کا کوئی گوشہ آپ کے فیض سے محروم رہ کر

پورپ کے لئے دینوں اور ملکوں سے حاصل کرنی

والے کی حاجت باتی رہ جاتی، حالانکہ پہنچائے

کے خانہ اور ازدواجی اصلاحات بھی اس کی نظر سے

پوشیدہ نہ رہیں اس نے نکاح و دراثت کے احکام

بخاری، حج: یا بحث خاتم انبیاء۔

آپ کی تعلیمات کی بھی ہمہ گیری ہے جس پر

کوئا ہیں کوئی یا خدا کے ساتھ سب کے عہد میں بھی

تعجب ہوتا ہے مشرکوں نے حضرت سلمان

فارسی سے مذاقت کہا کہ تمہارے پیغمبر تم کو ہر چیز کی

تعلیم دیتے ہیں یہاں تک کہ اس کی بھی کہم کو

آپ سے ملکیت میں ہر جنگ کرنی چاہئے، حضرت سلمان

دروازہ سے علم حاصل کیا، کیا ان کارنا مولوں کا انسان

دنیا کی

ظلم و نا انصافی اور خود غرضی سے بچنے کی ضرورت

حضرت مولانا سید محمد راجح حسینی ندوی

اقلیتی عناصر کے ساتھ حق تلفی اور زیادتی کرنے کو برا نہیں سمجھتے، اس طرح ملک کی آبادی کے ایک حصے کو بے چین اور بدگمان بنانے کے لئے اس مختلف طبقات اور مختلف مذاہب رکھنے والے ملک میں ایسا ہو رہا ہے۔

کے طول و عرض میں پیش آنے والے تشدید و دہشت گردی کے بہت سے واقعات کا تعلق اکثریت کے لوگوں سے بھی ثابت ہوتا رہتا ہے، لیکن جہاں اور جس واقعے میں کچھ بھی گنجائش اقلیت کے کسی فرد یا افراد پر شہر کرنے کی ہوتی ہے، بغیر پوری تحقیق کی بڑی ضرورت ہے، اس معاملے میں بے توجی ہو گا، ملک میں سدھار بھی پیدا ہو گا، ملک کے اقتدار کے عوامی کوئی مدد لئی چاہئے، ملک کے عیوب کو تلاش کر کے نمایاں کر کے دکھانا، اور اپنی ابھی ترقی کرنے کے راستے میں ہے، اس کے رہنے پند کے لوگوں کے عیوب کو چھپانا ملک و قوم کے والوں میں کمزوریاں جو کئی پہلوؤں سے پیدا ہو گئی ساتھ خیرخواہی نہیں، بلکہ بد خواہی ہے اس سے اپنے ہیں، ملک کی مضبوطی اور ترقی کے لیے ان کے ازالہ عیوب معلوم نہ ہونے پر ان سے بچنے کا جذبہ نہ پیدا ہو گا، ملک میں سدھار بھی پیدا ہو گا، ملک کے اقتدار

کے پوری سلم فوم کی طرف اس لو مسوہ کر دیا جاتا ہے ملک کا حال بڑے بگاڑتک پھوٹج سکتا ہے۔ اس وقت حال یہ ہے کہ جن افراد کے بھی ہاتھ میں قائدہ اور میدیا لوگوں کا ذہن بناتی ہے، لہذا دونوں کو اپنا یہ میں ظاہر کر دیا جاتا ہے، ملک کے کئی حصے ہیں جہاں اٹھانے یا پھوٹچانے کا اختیار آ جاتا ہے، ان کی ساری اہم فرض منصقاتہ طریقے سے ادا کرنا چاہئے۔

ذہب کی طرف نبٹتیں لی جاتی، سین مسلم افکیت
کے کسی فرد یا افراد پر شبہ ہو تو اس کو ان کے مذہبی تعلق
کو کھل کر بیان کیا جاتا ہے، حالانکہ جرم کرنے والے
کے لیے وہ سب گوارہ ہو جاتا ہے۔

اپنے مذہب کے لعل کی بنابری میں بلکہ کسی ذاتی رد عمل انسانی اقدار اور ملک کا جواہلاتی ورثہ ہے بچانے اور ہمدردانہ مشورے اور افہام و تفہیم سے کام میں یا ذاتی مجرمانہ جذبے سے کرتے ہیں اور اس اس کو نظر انداز کرتے ہوئے محض ذاتی شخصی قسم کی لینے میں زیادہ فائدہ ہے، اور اس کے ساتھ دستور مصلحتوں میں اپنی توجہات کو محدود کر دینا یہ ایک کے حوالے سے ابل اقتدار سے اسے حقوق کا مطالعہ سلسلہ میں مذہبی بنیاد بالکل نہیں ہوتی۔

مسلم اقلیت اس ملک میں جس تعداد میں ہے، طرح سے انسانی و اخلاقی یہاڑیاں ہیں، یہ کسی بھی کرنے اور حقوق حاصل کرنے کے لیے مناسب وہ ملک کے جسم کا ایک مضبوط بازو ہے، اس بازو قوم میں ہو سکتی ہیں اور ہوتی ہیں، لیکن ضرورت جمہوری جدوجہد کرنے کا بھی پورا حق ہے۔

یہ پروردگاری دنیا درود اور بے اس باتی ہوئی ہے لہ برائی و برائی سیم لیا
چینی میں جلتا کرتے رہنا ملک کی مغبوطی اور ترقی جائے، اور کم از کم دانشور حضرات اور اصحاب
کونقصان ہیو نچانے والی بات ہے، معاشی نظام اقتدار برائی کرنے کی اور اس کو دور کرنے کی
فائدہ سامنے آیا ہے، اس تجھیتی کو کمزور کرنے والی

بیان اس ارادوں کا معاملہ ہو، اس ملکے اس طبقتوں اور طاقتوں کے لذود کے ساتھ حق عقی کرنے اہم بازوں کو پوری کارکردگی اور صلاحیت کا حق نہ دینا مستقبل کے لیے مددگار بننے والا روایہ نہیں ہے، یہ برائیاں دیک کی طرح خاموشی سے ملک و ملت کے حالات کو کنٹرول کرنا ملک کی خیرخواہی اور ملک کی ترقی کے حصول کے مقصد میں معاون ذریعہ ہے،

بہر حال ملک کے باشندوں کے مزاج جس کی ذمہ داری اصحاب اقتدار پر آئی ہے، اسی کے سمجھنے کی بات ہے کہ ملک کو آزادی ملنے کے بعد کو معاملات میں انصاف کرنے اور اچھے برے کے ساتھ میڈیا فضا کو اچھا بنانے کا کام بخوبی انجام دے سکتی ہے، بہر حال اس وقت نا انصافیوں کو روکنے کی درمیان جو فرق ہوتا ہے اس کو بتانے کی خود رت

ہے، اس سلسلے میں بڑی ذمہ داری ملک کے اور حصی خود غرضی سے ملک کی خیرخواہی کی طرف آپس کی ہم آہنگی اور خوش دلی ایک بڑا ذریعہ ہے، اس ذریعہ کو کمزور نہ کرنا چاہئے بلکہ اس کو مضبوط کرو۔ کو اس میں منصفانہ رو یہ اختیار کرنے کی ضرورت دانشوروں پر اور اصحاب اقتدار پر آتی ہے اور میڈیا حالات کو موڑنے کی بڑی ضرورت ہے۔

رے کی طرف توجہ بڑھانا چاہئے، اس سلسلہ میں ہے کہ اپنے پسند کے مذہب کے علاوہ مذہب والوں

آزادی کے بعد ملک میں پیش آنے والے واقعات میں اس کی واضح مشاپیں متی رہی ہیں، اور یہ صاف نظر آتا رہا ہے کہ یہ طرز عمل ملک کی ترقی کے لیے جوہر سکون فضا مطلوب ہے، اس کو بگاڑتا رہا ہے، اکثریتی طبقے کے بعض عناصر کی طرف سے وسعت قلبی اور ہمدردی کے برعکس نکرا دا اور ظلم کا رو یہ اختیار کرنا اور اصحاب اقتدار کی طرف سے کبھی کبھی اس پر چشم پوشی کا ظاہر ہونا ملک کے مستقبل کو بہتر طریقے سے بنانے میں کمزوری پیدا کرنے والا عمل ثابت ہو سکتا ہے، جس کی طرف ملک کے خیرخواہوں و دانشوروں کو مناسب توجہ دینے کی ضرورت ہے، اور اس کی برابری کی ہے۔

بر صغیر ہندوپاک جس میں ہندوستان ایک ہے، جس کو حکمت اور خوش اخلاقی کے ذریعہ کنٹرول کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، تاکہ ملک کی ترقی کے لیے اس کے مختلف عناصر اور طبقات کے مابین یکجہتی ملک سامراجی تسلط میں رہنے کے بعد آزاد ہوا، سامراجی دور میں یہاں کی آبادی کو نہایت کمزور اور پسماندہ زندگی سے گزرنا پڑا، لہذا ۱۹۴۷ء میں حاصل کردہ آزادی سے اس کو اپنی زندگی کو مفہوم و خوش حال اور ترقی یافتہ بنانا تھا، دنیا کے آزاد ملکوں میں جو ترقی ہو رہی تھی اس کی برابری عناصر پر مشتمل ہے، جن میں اکثریت اور اقلیت کا بلکہ اس سے بھی بہتر صورت حاصل کرنا تھی، چنانچہ ملک کے اولوالہم فرزندوں نے اس کا عزم کیا جائے کہ آپس کا اختلاف ایک دوسرے کو غلط نظر سے دیکھنے اور معاملات میں مساویانہ برداشت اور ملک آگے بڑھا۔ ترقی یافتہ لوگوں اور ملکوں کی کی زکاریا، کے بنی سہو نجاد، راد، تفت و سکھیم کی

مسلمان اس ملک میں ایک بڑی اقلیت ہیں، اور جمہوری سطح پر وہ دیگر عناصر اور طبقات ہی کی طرح ملکی حقوق رکھتے ہیں، لیکن ان کو وقتاً فوتاً شک کے دائرے میں لے آیا جاتا ہے، حالانکہ ملک کو آزادی ملنے کے بعد ہندوستانی مسلمان اپنے ملک سے واپسی کے معاملے میں برابر قابلِ اطمینان طریقے پر ساتھ کرنا ہوتا ہے۔ کاربند رہے ہیں، اور ملک کی سالمیت کے لیے کوشش کی ہے، اور اس کی ترقی کے کاموں میں خاطر خواہ حصہ بھی لیا ہے، لیکن افسوس کی بات ہے کہ ملک میں بعض اوقات جو بعض تحریکی واقعات پیش آجاتے ہیں، ان میں فوراً مسلم اقلیت پر الزام لگادینے کا ایک طریقہ سا بن گیا ہے، حالانکہ ملک صورت نہ پیدا ہو، اور کسی طبقے اور عنصر کو اپنے سے اس تحریکی جدوجہد کے مرحلے سے گزرنے کی راہ غالب عنصر کی طرف سے مخالفانہ طرز عمل سے سابقہ نہ پڑے، دراصل اس کی بڑی ذمہ داری ملک کے کے لیے ملک کے اندر اتحاد اور آپسی تعاون کی بڑی دانشوروں اور اصحاب اقتدار پر آتی ہے، ان کو اس اہمیت ہوتی ہے، اور اس سلسلہ میں انسانی طاقتیوں کا استعمال یکسوئی اور آپسی ہمدردی اور وسیع الفکر کے باشندوں کے معاملے میں یکساں روایہ رکھے جانے پر توجہ دیں، اور دیکھیں کہ ان کو ان کا حق جمہوری ملک کی آبادی چونکہ مختلف مذاہب، مختلف تہذیبوں اور طبقاتی لحاظ سے مختلف عناصر پر مشتمل ہے، جن کے درمیان آسانی سے فرقہ وارانہ اور طبقاتی تعصب اور مغادرات کا مکاراً پیدا ہو سکتا ہوں، وہ بعض وقت اپنی اکثریتی طاقت کی بنا پر

اسراء و محراج

مولانا عبداللہ عباس ندوی

معراج اور مجذات، حضرت موسیٰ کے واقعات سے استشهاد، محراج کے انعامات اور اس کا میر امر منظر۔

صحیح روایات

حضرت سید صاحب لکھتے ہیں:

احادیث و سیر کی کتابوں میں اس واقعہ کو شیرالتحداد صحابوں نے بیان کیا ہے، علامہ مزراقی

نے پیش تالیف صحابوں کو نام بنا کیا ہے، علامہ ابن کثیر نے تفسیر بنی اسرائیل میں اکثر روایتوں کو یک جا کر دیا ہے، ان میں "صحیح"، "مرفوغ"، "ضعیف"، "موقوف"، "مرسل"، "منکر" سمجھی قسم کی روایتوں میں ڈال کر بند کر دیا، پھر آپ کا ہاتھ پکڑ کر آسمان پر لے گئے، وہاں حضرت صالح، حضرت آدم، حضرت ابراءٰم، حضرت ادريس، حضرت موسیٰ، حضرت علیٰ (بنی اسرائیل: ۱)

کو سوت کا نام بنا کیا ہے، علامہ ابن سینا سے ملقات ہوئی، حضرت جبریل آپ کو اور اوپر لے گئے، اس مقام پر پہنچ گئے جہاں قلم (قدرت) کے چلنے کی آواز آتی تھی، اسی موقع پر امامت کے لیے پانچ وقت کی نماز فرض ہوئی پھر آپ کو سدرۃ المنتهى کی سیر کرائی گئی، حضرت جبریل آپ گوخت میں بھی لے گئے۔

بعض دوسری روایتوں میں بتایا گیا ہے کہ آپ برآق پر سوار ہو کر گئے، خواب و بیداری کی دریانی حالت میں تھے اور آپ حطیم میں لیٹئے ہوئے تھے، ۷۔ بحرت اور عذاب۔ (بنی اسرائیل: ۵۷-۵۸)

۸۔ نبوت، قرآن، قیامت، محراج اور مجذات۔

محسوسات انسانی کے حدود میں داخل ہیں اور تعلق

و تصور کے احاطے کے اندر ہیں، الفاظ و کلمات

والا اور دیکھنے والا ہے۔

محراج (بلندی کی طرف سفر کرنا) اس کا واقعہ وقت، تاریخ اور تعداد و قوع، صحیح روایتیں، واقعہ کی

سورة النجم کی ۱۸ راياتوں میں مذکور ہے۔ ان آیات کا

تبلیغ (از مولانا فتح محمد خاں) حسب ذیل ہے:

"جب اسلام کی سخت اور بہ طرزندگی کا باب

ختم ہونے کو تھا اور بحرت کے بعد طمیمان و سکون کے

ایک نئے دور کا آغاز ہونے والا تھا، تو وہ شب مبارک

اور وہ ساعت ہایوں آئی جو دیوان قضائیں سرو رعائم

علیٰ (بنی اسرائیل کی مدت تولیت ختم ہو گئی)،

بھولے نہ سکتے ہیں اور نہ خداش نفس سے نہ سے

بات نکلتے ہیں، یہ قرآن تحریم خدا ہے، ان

کفار مکہ میں متعلق آخری اعلان کر دیا گیا، محراج کے

کوہنایات قوت والے نے سکھایا ہے (یعنی جبریل)

احکام و دعایا، بحرت اور عذاب، نماز میخانہ کی

طااقت ورنے، پھر وہ پورے نظر آئے، اور وہ آسمان فرضت، بحرت کی دعا، نبوت، قرآن، قیامت،

تیرحیات، ارجمندی و امام

اصول اور عقوبات مفترضت کے سبق انسانوں کو سکھائے گئے، اس سے یہ بھی معلوم ہو گا کہ پہلے عظیم کی بشارت در حقیقت ان ہی آیات میں مذکور ہے۔

معراج کا پُر اسود افتخار

سورہ بنی اسرائیل کے آغاز میں اللہ تعالیٰ محراج کے روحانی مناظر کا بیان صرف دلنوٹوں میں ختم کر دیا۔

"لشیریہ من آیاتا" (هم نے اپنے بندے کو سیراں لیے کرائی کہ ہم اپنی کچھ نشانیاں اسے دکھائیں)۔ (بنی اسرائیل: ۱)

یہ نشانیاں کیا تھیں؟ کیا ان کی تفصیل کے لیے عاجز و درمانہ انسان کی زبان میں کچھ الفاظ ہیں؟ ہاں ہیں، مگر ناتمام، ہمارا فہم، ہمارا علم، ہمارا خیال، ہمارا قیاس، غرض جو کچھ ہمارے پاس ہے اس کا دائرہ ہمارے محسوسات اور ہمارے تعلقات سے آگئے نہیں بڑھ سکتا اور سارے ذخیرہ لخت میں انہیں کے لیے الفاظ ہیں، اس بنا پر وہ معانی، جو شہ عام حضرت ابراہیم کے متعلق بتایا گیا ہے کہ بیت معور تشریف لائے اور بیت المقدس میں داخل ہوئے تھے تو دیکھا کہ انبیاء علیہم السلام کا مجھ ہے، حضرت موسیٰ ۹۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعات سے میں کیوں کہا سکتے ہیں؟ اگر اللہ تعالیٰ اپنے کمال اور حضرت ابراہیم نماز میں مصروف ہیں، اس اثناء استشهاد۔ (بنی اسرائیل: ۱۰۲-۱۰۳)"

قدرت سے انہیں حروف و کلمات کا جامد پہنچا بھی

سورة النجم کی ۱۸ راياتوں میں مذکور ہے۔

محراج (بلندی کی طرف سفر کرنا) اس کا واقعہ وقت، تاریخ اور تعداد و قوع، صحیح روایتیں، واقعہ کی

کیفیت، کفار کی تحذیل کیا، بنی (علیٰ) نے خدا کو

ترجمہ (از مولانا فتح محمد خاں) حسب ذیل ہے:

(وَالْيَمْ—الْكَبِيرِي) "تارے کی قسم جب

محراج پر منطبق کر دیا ہے، مثلاً آنحضرت علیٰ (بنی

بھولے نہ سکتے ہیں اور نہ خداش نفس سے نہ سے

بات نکلتے ہیں، یہ قرآن تحریم خدا ہے، ان

کفار مکہ میں متعلق آخری اعلان کر دیا گیا، محراج کے

کوہنایات قوت والے نے سکھایا ہے (یعنی جبریل)

احکام و دعایا، بحرت اور عذاب، نماز میخانہ کی

طااقت ورنے، پھر وہ پورے نظر آئے، اور وہ آسمان

عترت ہے، لیکن ہم نے بنی اسرائیل کو شروع کیے

کیا مرتبت ایمان کی تحدیت کی، خدا کے

عمر و عقول و مفترضت کے سبق انسانوں کو سکھائے

گئے، اس سے یہ بھی معلوم ہو گا کہ پہلے عظیم کی بشارت

در حقیقت ان ہی آیات میں مذکور ہے۔

سے آخر تک بار بار پڑھا اور ہر بار اس یقین کے

ساتھ ختم کیا کہ یہ پوری سوت محراج کے اسرار

و حقائق، متائج و عبر اور ادکام و اعلانات سے معمور

کیا پھر اسے آب زم زم سے دھویا۔ سونے کا ایک

سوت کے جلی عنوانات تحریر فرمائے، جن کا خلاصہ

ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

حضرت ابوذر گی روایت ہے: حضرت جبریل نازل ہوئے، انہوں نے آپ کا سینہ مبارک چاک کیا پھر اسے بھر کر لائے، سینہ مبارک طشت ایمان و حکمت سے بھر کر لائے، سینہ مبارک میں ڈال کر بند کر دیا، پھر آپ کا ہاتھ پکڑ کر آسمان پر لے گئے، وہاں حضرت صالح، حضرت آدم، حضرت ابراہیم، حضرت ادريس، حضرت موسیٰ، حضرت علیٰ (بنی اسرائیل: ۱)

۲۔ بنی اسرائیل کی مدت تولیت کا اختتام۔ (بنی اسرائیل: ۲، ۷)

۳۔ قریش کے نام آخری اعلان۔ (بنی اسرائیل: ۲۱-۲۸)

۴۔ محراج کا احکام و دعایا۔ (بنی اسرائیل: ۳۹-۴۲)

۵۔ بحرت اور عذاب۔ (بنی اسرائیل: ۵۷-۵۸)

۶۔ نماز میخانہ کی فرضیت۔ (بنی اسرائیل: ۷۸)

۷۔ بحرت کی دعا۔ (بنی اسرائیل: ۷۹)

حضرت ابراہیم کے متعلق بتایا گیا ہے کہ بیت معور

تشریف لائے اور بیت المقدس میں داخل ہوئے

تو دیکھا کہ انبیاء علیہم السلام کا مجھ ہے، حضرت موسیٰ ۹۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعات سے میں کیوں کہا سکتے ہیں؟ اگر اللہ تعالیٰ اپنے کمال

اور حضرت ابراہیم نماز میں مصروف ہیں، اس اثناء استشهاد۔ (بنی اسرائیل: ۱۰۲-۱۰۳)"

قدرت سے انہیں حروف و کلمات کا جامد پہنچا بھی

سورة النجم کی ۱۸ راياتوں میں مذکور ہے۔

محراج (بلندی کی طرف سفر کرنا) اس کا واقعہ وقت، تاریخ اور تعداد و قوع، صحیح روایتیں، واقعہ کی

کیفیت، کفار کی تحذیل کیا، بنی (علیٰ) نے خدا کو

ترجمہ (از مولانا فتح محمد خاں) حسب ذیل ہے:

(وَالْيَمْ—الْكَبِيرِي) "تارے کی قسم جب

محراج پر منطبق کر دیا ہے، مثلاً آنحضرت علیٰ (بنی

بھولے نہ سکتے ہیں اور نہ خداش نفس سے نہ سے

بات نکلتے ہیں، یہ قرآن تحریم خدا ہے، ان

کفار مکہ میں متعلق آخری اعلان کر دیا گیا، محراج کے

کوہنایات قوت والے نے سکھایا ہے (یعنی جبریل)

احکام و دعایا، بحرت اور عذاب، نماز میخانہ کی

طااقت ورنے، پھر وہ پورے نظر آئے، اور وہ آسمان

عترت ہے، پھر وہ پورے نظر آئے، اور وہ آسمان

فرضت، بحرت کی دعا، نبوت، قرآن، قیامت،

تیرحیات، ارجمندی و امام

کاموں پر یقین رکھتا ہے، اس کے لیے اس میں کی کی روح کو موت اور مفارقت تن کے بغیر یہ عروج نصیب نہ ہوا، انہیاء کی روشنی، جوہاں تھبھی ہدایت، رحمت اور ثابت قدمی ہے، بس اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو رات کے وقت لے گیا، جس طرح چاہا اور جسے تھے چاہا تاکہ اسے اپنی شانیوں میں سے جو چاہے دکھائے، یہاں تک کہ آپ نے خدا کی شان اور اس کی عظیم القدر قوت کے مناظر دیکھے، اس تدریت کو دیکھا جس سے جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے۔

کی حقیقت یہ ہے کہ وہ سب ایک ہی رشتے میں حظیرہ القدس سے مربوط ہیں، اور آپ کی ان جیشیات کمال کا ظہور ہیں، جوان تمام پیغمبروں ہوئی تھیں، وہ مفارقت جسم کے بعد تھیں، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک زندگی کے اور جسے تھے چاہا تاکہ اسے اپنی شانیوں میں سے عالم میں وہاں گئی اور واپس آئی۔

شاد ولی اللہ محدث دہلوی

شاد صاحب فرماتے ہیں:

معراج میں آپ (علیہ السلام) کو مسجدِ قصیٰ لے جاتے ہیں، تیز اس تدبر سے جو آسمان میں تھا وہی کیا گیا، پھر سدرۃ المنیٰ اور جہاں خدا نے چاہا یہ کی اور اس میاہ سے جو اس آسمان میں فرشتوں کی جماعت میں ہوتا ہے، اس سے آگاہی حاصل ہو۔

۶۔ سدرۃ المنیٰ وجود کا درخت ہے، اس کا ایک دوسرے پر مرتب ہونا پھر تدبیر واحد میں مجتمع ہوئا ہے، جس طرح درخت شاخوں کے اختلاف یعنی یہ کہنا کہ معراجِ ننام (خواب) تھی اور یہ کہنا پر معاملاتِ روحانی جسم کے ظاہر ہوئے، اس سلسلے میں جو واقعات کتبِ سیرت و احادیث میں مذکور ہیں کہ بذریعہ روح کے تھی، جسم کے ساتھ نہ تھی، ان دونوں میں بڑا فرق ہے، سونے والا جو کچھ دیکھتا ہے ان کی بابت حضرت شاد صاحب فرماتے ہیں:

۱۔ سینہ چینے اور اسے ایمان سے بھرنے کی محدود مجتمع ہوتا ہے۔

۷۔ جوانوار اس درخت کو ڈھانکے ہوئے

حقیقت یہ ہے کہ طبیعت کے انوار کا غلبہ ہوا اور طبیعت بشری کا شغلہ بھگیا۔

۸۔ برآق پر سوار ہونے کی حقیقت یہ ہے کہ

جو اس عالمِ ظاہر میں وہاں چکتی ہیں، جہاں ان کے

قول کی استعداد ہوتی ہے۔

۹۔ نہروں کا سوتوں میں وہاں نظر آنارحمت،

روح بشری کے احکامِ روحِ حیوانی پر غالب آگئے۔

۱۰۔ مسجدِ قصیٰ اس لیے لے جائے گئے کہ یہ

مقامِ شعاعِ اللہ کا مظہر، ملا اعلیٰ کے ارادوں کی تعلق

گاہ اور انبیاء علیہم السلام کی نظر گاہ ہے، گویا وہ ملا اعلیٰ

اور زندہ ہونے کے باوجود آپ کو تکلیف نہیں ہوئی،

ایسا طرح خود روح مبارک اور چڑھائی گئی بغیر اس

کے کہ آپ پر موت طاری کی جائے، آپ کے سوا

کعبہ اور بیت المقدس کی صورت میں ہیں۔

علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کے معاصرین میں جن اصحاب نے اس موضوع پر لکھا تو معراج کا واقعہ پیش آیا، زمزم اور مقامِ ابراہیم کے ہے ان میں قاضی سلیمان منصور پوری مولف "رحمۃ درمیان سے آپ برآق پر حضرت جبریل کے ساتھ للعلائیں"، مولانا حکیم عبدالرؤوف داناپوری، صاحب پہلے بیت المقدس کے پھر وہاں سے تقربِ اللہ کے "اسح اسری" اس لیے قابل ذکر ہیں کہ ان دونوں انتہائی منازل بلائے گئے، جہاں ملائکہ مقربین بھی نہیں بزرگوں کی لکھی ہوئی سیرت النبی علماء و عوام دونوں جا سکتے، اور اسی رات میں پانچ وقت کی نماز فرض ہوئی۔

مرحوم غلام رسول مہر صاحب نے مولانا قاضی سلیمان منصور پوری لکھتے ہیں: ابوالکلام آزاد کے مقالات کو ایک ضخیم جلد میں مرتب "۲۔ در جب ماہِ نبوت کو معراج ہوئی اور اللہ تعالیٰ کیا ہے، معراج کے سطھ میں مولانا آزاد کی ایک تحریر تھا کہ ملکوتِ السلوٰت والارض کی سیر کرائی، اول مسجدِ الحرام سے بیت المقدس تک بھرپور تشریف لے گئے، وہاں امام بن کر جماعتِ انبیاء تغیر اسلامِ صلی اللہ علیہ وسلم کو "اسراء" کا معاملہ پیش کیا جو عام طور پر معراج کے نام سے مشہور ہے، اس کو نماز پڑھائی پھر آسمانوں کی سیر کی اور انبیاء سے سورت (سورہ النبی اسرائیل) کی ابتداء اسی واقعہ کے معمور تک پہنچ، وہاں سے قربِ حضوری حاصل ہوا اور گونا گون وحی سے مشرف ہوئے۔

قاضی صاحبِ مرحوم حاشیہ میں فرماتے ہیں: "واشخ ہو کہ عروجِ جسدی کا انکار آج کل کے فلسفہ حقیقت کا عنینِ مشاہدہ کر لیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ معاملہ وحی کی سمجھیل تھا، چنانچہ یہی وجہ ہے کہ اس نکل کی بنیاد پر فضول ہے۔ کیوں کہ جس قادر مطلق نے اجرامِ سماویہ کے بھاری بھرکم اجسام کو خلا میں کے بعد فرمایا: "آتیت موسیٰ الكتاب" (سورہ انعام: ۱۵۳) اسی طرح حضرت موسیٰ کا معاملہ وحی تھام رکھا ہے وہ جسم انسانی کے صیغہ جرم کو خلا میں لے جانے کی بھی قدرت رکھتا ہے، آج کل نائز و جن کی طاقت سے ہوائی جہاز اور غباروں کے اندر آدمی اُڑ رہے ہیں، اس لیے ایسے خدا کے کریم اپنے نبی کریم اعراف: ۱۳۲) اور انہیں کتابِ شریعت دی گئی تھی۔ کوبہ سواری برآق (جو برآق سے مشق اور ایک شریشی کی یہاں مسجدِ حرام سے مقصود کہ اور مسجدِ قصیٰ طاقتِ تخفیہ کی جانب اشارہ کرنے ملکوتِ السلوٰت کی سے بیت المقدس کا ہیکل ہے، اسے اقصیٰ اس لیے فرمایا کہ عرب کے لیے قربِ ترین عبادت گاہ خانہ سیر کرنا تا پچھ مسجد نہیں، میرا عقیدہ یہ ہے کہ معراج جسم کے ساتھ اور بہ طلاق اسی عبادت گاہ ہیکل۔

مولانا حکیم عبدالرؤوف مرحوم داناپوری فرماتے

☆☆☆☆☆

وہ نعروہ کہ مل جاتا ہے جس سے دل کھسار

اک رات ستاروں سے کہا جنم سخر نے
آدم کو بھی دیکھا ہے کسی نے کبھی بیدار

کہنے لگا من خ! ادا فہم ہے تقدیر
بے نیند ہی اس چھوٹے سے فتنے کو سزا اور

زہر نے کہا اور کوئی بات نہیں کیا
اس کر کے شب کو رے کیا ہم کو سزا کار

بولا مہ کامل کہ وہ کوب ہے نتمنی
تم شب کو تمودار ہو وہ دن کو تمودار

واقف ہو اگر لذت بیداری شب سے
اوپر چی ہے ٹھیا سے بھی یہ خاک پر اسرار

آن گوش میں اس کی وہ جگل ہے کہ جس میں
کو جو کسی کے افلاک کے سب ثابت و سیار

نگاہ فضا بانگ اذان سے ہوئی لبریز
وہ نعروہ کہ مل جاتا ہے جس سے دل کھسار

(علامہ اقبال)

ادفع بالتی هی احسن

مولانا سید محمد واضح رشید حسینی ندوی.....

افکار و نظریات اور ان تجزیے تحریکات کا نتیجہ
جنہیں اپنے اغراض و مقاصد کی تکمیل کی راہ میں
اندار و روایات، نہ اصول و ضوابط کی پرواہ ہوتی۔
اور نہ ہی کسی نقصان کی فکر ہوتی ہے، اس ذہنیت
عومیت کا حال یہ ہو گیا ہے کہ حکومت بھی کب

ایک طویل مدت تک تلافی مشکل ہے، اس سے میں ہوا، یہی صورت حال اور بھی کئی مسلم ممالک یقین دہانی، پھر باہمی گفتگو کا راستہ ہے، کونکر دل کا تلفیوں اور ٹکوک کا ایک ایسا سلسلہ شروع ہو گیا ہے کو درپیش ہے، چنانچہ اب داعیان اسلام کو ایسے دل سے گہرا بڑھتے ہے اور اخلاص دلوں کے جوڑنے کا اور دشمنوں کو فائدہ اٹھانے کا موقع ملا ہے جس خطرات اور چیلنجز درپیش ہیں کہ دینی شعائر قوی ترین ذریعہ ہے، یہ راستہ قدیم تاریخ میں کئی بار کو دور کرنا دشوار ہے۔

اُبھی یہ دوں کے سامنے ڈاہر ہوئے۔ احتجاج و مقابلہ آرائی کی غلیظی وہاں تعلیم، اسلامی شعائر اور دعوت اسلامی، یہاں تک کہ دو بالا ہو جاتی ہے جہاں مسلمان اقلیت میں غیر سودی بنک کاری بھی دہشت گردی کے عناصر تجربہ کیا تو حکمت و ناکامی کا منحدر دیکھنا پڑا، اب ذرا اور چاروں طرف سے غیر مسلم طاقتوں کے زخمی میں ہوں، نیز ان میں نااتفاقی و غلط فہمی اور تلخیوں کا قرار دیئے جا رہے ہیں اور مساجد و مدارس پر حملہ اس حکمت عملی کو بھی آزمای کر دیکھ لیں، ممکن ہے اس کے جا رہے ہیں حتیٰ کہ بیناروں کی تغیر پر پابندی سے تخفیف کم ہو اور اعتماد کی فضای قائم ہو، قرآن کریم نے لگائی جا رہی ہے، بعض جمہوری ملکوں میں رکی اس طریقہ کی اس طرح تلقین ہے: ﴿إِذْفَعْ بِالْأَيْمَنِ
وَهُدْ فَرِیبْ انتخابات کا عمل جاری ہے، جن میں ہی أَحْسَنْ فَإِذَا الْذِي يُشَكَّ وَيُبَشَّ عَدَاؤَهُ كَانَهُ
مکروہ فریب اور دجل و جعل سازی کے سارے وسائل ولیٰ حَمِيمٌ، وَمَأْلُوقَاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا
استعمال کئے جاتے ہیں، ایسی خطرناک صورت حال وَمَأْلُوقَاهَا إِلَّا دُوْحَظِ عَظِيمٌ﴾ [سورہ فصلت: ۳۵] (ایسے طریقہ سے جواب دو جو بہت اچھا ہو، میں اسلام پسند اپنا موقف کیسے ثابت کر سکتے ہیں۔

ایسا کرنے سے تم دیکھو گے کہ جس میں اور تم میں مشکلات وسائل کے حل کا ایک راستہ باضمیر لوگوں کا اعتماد حاصل کرتا ہے، ایسا کرنے سے تم دیکھو گے کہ جس میں اور تم میں احتیار کردہ طریقہ عمل سے ان کے مسائل سمجھنے کے باشمی تھی گویا وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے، اور یہ ونگ نظری سے بلند ہو کر گروہی عصیت سے چشم بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت پوشی کرتے ہوئے حکومت کے افراد اور آزاد اہل قلم بھی اس سیاسی حکمت عملی کو آزمایا گیا تو شدید نقصانات سامنے آئے جس نے انھیں شاہراہ ترقی سے کوسوں دور پھینک دیا۔ جیسا کہ ترکی اور الجزاير سے اپنے روابط استوار کرنا، ان کے سامنے اپنے بڑے صاحب نصیب ہیں۔)

☆☆☆☆☆

موجودہ زمانہ میں اپنے حقوق حاصل کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے، لیکن ہر حال میں نفرت و کردنے، دوسروں کے ظلم و زیادتی کے خلاف آواز ادا کرنے، اور کبھی جانی و مالی نقصانات کے خوف سے اور کبھی اٹھانے اور صورت حال کی تبدیلی کا عام طریقہ کسی تحریک یا مجاز کا قیام یا عوای تائید و طاقت کا مظاہرہ جاتے ہیں جہاں جمہوری حکومت کے زیر سایہ ہر شخص آزادی فکر و رائے، آزادی عمل، اور دیگر شہری حقوق بالکل اس کے بر عکس رویہ اختیار کرتی ہیں وہ اس بغاوت کو ختم کرنے اور شورش کی اس آگ کو بجھانے کے لیے طاقت کا استعمال کرتی ہیں، جس سے صرف احتجاج کرنے والوں کو زبردست خسار اور نقصان سے دوچار ہوتا پڑتا ہے بلکہ ان کے ساتھ اس صورت حال کو دل سے ناپسند کرنے والے بھی اس مصیبت میں گرفتار اور ان پریشانیوں کا ڈکا ہوتے ہیں اور اگر احتجاج کرنے والے تعداد میں کوئی کمزور ہوتے ہیں تو ان کا نقصان اور زیادہ سخت ہوتا ہے اور ان کو سکلین مساج بھکتے پڑتے ہیں۔

کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے، اس میں کوئی شبہ نہیں اور بعض دیگر مصلحتوں کے پیش نظر اپنے موقف کریں کہ یہ وسائل زیادہ تر انہی ملکوں میں استعمال کئے جاتے ہیں جہاں جمہوری حکومت کے زیر سایہ ہر شخص آزادی فکر و رائے، آزادی عمل، اور دیگر شہری حقوق کی سہولتوں سے پوری طرح بہرہ مند ہوتا ہے۔

تنازعات و مسائل کو حل کرنے کے لیے ایک اور طریقہ ہے جو کٹکش اور نکراو سے محفوظ ہے، یہ ضمیر انسانی کو بیدار کرنے اور ڈائیلاگ (ڈاکرات) کا راستہ ہے، کیونکہ جب کبھی بڑے سے بڑے سرکش و متكبر، ظالم و جابرحتی کو درندہ صفت سفاک و خوزیریز انسانوں کے ضمیر کو چھینچھوڑا جاتا ہے اور ان کے دلوں پر چوت لگائی جاتی ہے تو وہ بھی پُلحل جاتے ہیں، نیز اس طریقہ عمل سے دو مختلف فریقوں میں جنہیں ایک کے کیکھ کے نہیں

بعض مسلم ممالک میں انہی سیاسی تحریکات کے اثر نیز کچھ سخت و ناگوار اقدامات کی وجہ سے اور اپنی سیاسی اہمیت کے غلط اندازہ کے نتیجہ میں بعض اسلامی تنظیمیں بھی اسی وبا کی ذہنیت کا شکار ہو گئی ہیں، اس طریقہ سے وہ خود ہی ظلم و زیادتی کا شکار بنتی اور اپنی سرکوبی و نیخ کرنی کا سامان کرتی ہیں اور اپنے ہم خیال لوگوں کے لیے بھی باعث زحمت بنتی ہیں، اس طریقہ کار سے بعض اسلامی تحریکات کو ایسے عصر حاضر میں احتجاج و تشدد، مقابلہ آرائی دوہشت گردی کی یہ ذہنیت صرف مغربی خطرناک نقصانات برداشت کرنے پڑے جن کی محااذ ارادی یا کسی شخص کی لیفیٹ جی کیں پیدا ہونے پاتی، لیکن بعض بلند و بالگ وعدوں کے دلدادہ، نام و نمود کے طالب، اوچے اونچے عہدوں کے حریص ولا پچی، یا بعض اپنی طاقت و قوت، اثر درسون، شہرت و مقبولیت کے نشر میں مخمور مفاد پرست سیاسی قائدین اس طریقہ عمل سے نہ صرف اعراض کرتے بلکہ اسے ناپسند کرتے ہیں۔

بعض بہ پیدا ہو جاتا ہے اور پروردہ سان فی پرواہ یہ کرتا اور اپنے مخالف کو نقصان پہنچانا ہی اس کے جذبہ کی تسلیم کا باعث ہوتا ہے، اس سے فریقین کے درمیان کشمکش میں اضافہ ہوتا ہے، اور طاقتور طبقہ ان کے استعمال و نیخ کی کارروائی پر آمادہ ہو جاتا ہے۔

لیکن کبھی کبھی طاقتور طبقہ ان کے مطالبات کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے اور اگر وہ ان کے مطالبات کو رد کر دیتا ہے تو کمزور طبقہ دست درازی

سولانا معین اللہ ندویؒ کی بھانجی کا انتقال

سابق نائب ناظم مددوہ العلماء مولانا مسیح بن اللہ ندویؒ کی بھائی اور ناظر کتب خانہ علامہ شلی نعیانی، مددوہ العلماء مولانا محمد ہارون اندروری کی والدہ ماجدہ رسالت نور صاحبہ تقریباً ۸۱ رسال کی عمر میں احاطہ دار الحلوم میں وفات پا گئیں۔ اللہ وَا نَا الیه راجعون۔

مرحومہ کا انتقال ۲۰ جون ۱۹۷۴ء کو ہوا، اور ڈالی نجف قبرستان میں مدفن ہوئی جہاں دارالعلوم مددوہ العلماء کے متعدد مددوہ مدفن ہیں۔

مرحومہ اور ان کے شوہر مولوی منظور احمد صاحب تبلیغ و دعوت کے کام سے شروع سے وابستہ رہے، اور خواتین میں مرحومہ نے دعوت و تبلیغ کی راہ سے اصلاح و ازالہ مکرات کا بڑا کام کیا، اندرور میں تبلیغ کی فضایبانے میں اہم کردار ادا کیا، بیعت و ارادت کا تعلق مولانا محمد یوسف صاحب کانٹھلویؒ سے تھا، مرحومہ نے خاصاً وقت اپنے داعیات کردار کے حامل شوہر مولوی محمد منظور احمد صاحب اندروریؒ کے ساتھ مرکز نظام الدین میں گزارا۔

ان کی نیصحتوں میں نماز کی تاکید، اور حقوق الزوجین خاص طور پر ہوتی، نمازوں کا اہتمام پوری زندگی رہا، نماز کا استقدار اہتمام تھا کہ آخر میں معدود ری اور بیماری کی وجہ سے تھی، کاڈھیلا سامنے رکھتی، اور جب رات کو آنکھ کھلتی تو تمیم کرتیں، نفل ادا کرتیں، تلاوت قرآن کریم کا برابر اہتمام رہا، آخر میں بیٹائی بہت کمزور ہو گئی، اور تھدابی کم ہو گئی، روز بروز ضعف بڑھتا گیا اور وقت موعود آپ ہو تپا، اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگدے، (آمین)۔

ڈاکٹر محمد اکرم ندوی اور خدمت حدیث کامشائی کارنامہ

ڈاکٹر عطاء الرحمن صدیقی ندوی.....

ہماری عدوی برادری کی نئی نسل میں علمی و تحقیقی تعداد ہوتی ہے جو ثابت یا منفی نقطہ نظر سے اسلام کے کفر والوں میں اک معتر و مستند نام اور علوم اسلامی کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں۔

کام لئے والوں میں ایک ببر و سد نام ڈاکٹر محمد اکرم ندوی زمانہ طالب علمی سے ہی انتہائی سادہ لوح، سادہ مزاج، سادگی پسند اور متواضع ہے، جنہوں نے ۱۹۸۳ء میں دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ سے سید فضیلت حاصل کی، اور ابتدائی طبیعت کے مالک ہیں لیکن علمی، ادبی، دینی اور دعویٰ نقطرے نظر سے انتہائی ٹھوس صلاحیت اور متفبوط شخصیت چند سال دارالعلوم ہی میں تدریسی خدمات انجام دئے کے بعد آسکفورد یونیورسٹی برطانیہ کے اسلام کے اصول حدیث، اصول حدیث، فقہ، اصول

سینٹر سے وابستہ ہو کر لندن بھرت اختیار کی، اور وہاں فقہ، تفسیر اور زبان دادب کا گہر امطالعہ رکھتے ہیں
رسروچ فیلوکی حیثیت سے اسلامی علوم و فتوح کے حالات حاضرہ سے بھی بے خبر نہیں رہتے۔ اردو مشہور مرکز کا جغرافیائی علمی اٹلس تیار کرنے کی عربی، انگریزی اور فارسی زبانوں پر عبور حاصل ہے
خدمت انجام دی، دو جلدیوں میں یہ اٹلس تیار ہو کر ان زبانوں میں تحریر و تقریر اور تصنیف و تالیف ان کی
شخصیت کا خصوصی امتیاز ہے، عام طور پر مدارس دینی طباعت کے مراحل تک پہنچ چکا ہے۔

آکسغورڈ یونیورسٹی کا یہ اسلامک سینئر حضرت مولانا علی میاں ندوی اور حضرت مولانا سید محمد رامح حنفی ندوی کی تحریک اور کوشش سے اسلام اور علوم اسلامیہ کے مطالعہ و تفہیم کی خاطر قائم کیا گیا تھا، کیونکہ مغربی دنیا کا پڑھا لکھا طبقہ یہاں سے شائع ہونے والے لٹریچر کو مستعد مان کر بڑی اہمیت کے ساتھ پڑھتا ہے، حضرت مولانا علی میاں ندوی اس حقیقت سے بخوبی واقف تھے، اسلامک سینئر میں علوم اسلامیہ اور عربی زبان کی تدریس ڈاکٹر اکرم ندوی کا بنیادی کام ہے جہاں ان کے تلامذہ اور اصول فقہ پڑھانے کی دینی، علمی اور تدریسی میں ہندوپاک کے علاوہ انگریز طلبہ بھی شامل رہتے مصروفیات میں گزارتے ہیں اس طرح اب تک ہیں جن میں سمجھی اور غیر مسلموں کی بھی اچھی خاصی

سے منظر عام پر آیا ہے، اللہ تبارک و تعالیٰ نے جس کی کے ساتھ تھا، اس موضوع پر ان کا جو کام سامنے آیا اس پر یورپ وامریکہ کا تعلیم یافت طبقہ اور خود مغربی مفروضہ نہیں عطا فرمائی، وہ علمی و اسلامی تاریخ میں بڑی ایک جلد میں اس کا مقدمہ انگریزی زبان میں لکھ کر منفرد نوعیت کا کام ہے جس نے اسلام کی عظمت میڈیا انگلش بدنداں اور عالم اسلام موحیت ہے، اس کا جم ۵۲ جلدوں پر محیط ہے اور کام کا حدود دار بعد شائع کر دیا ہے جس میں موضوع کی تحریک، انتخاب و صداقت کا ایک اور پہلو بڑی طاقت و قوت کے ساتھ اور پس منظر کی تفاصیل کے ساتھ ساتھ اس میدان نمایاں کیا ہے، وہ ہے حدیث کی تعلیم و تدریس چودہ سو سال ہے، علم حدیث کی تعلیم و تدریس سے اشتغال رکھنے والی خواتین کی تعداد آٹھ ہزار تین میں مغربی مصنفوں اور مستشرقین کے مفروضات اور میں خواتین کا کردار اور ان کی بیش بہادر خدمات۔

اکرم صاحب کے بقول اس کام کی تحریک نائن سو ہے حدیث کی روایات اور اسناد کا علم اسماء الرجال
الیون کے بعد پیدا ہونے والے مغربی میڈیا کے اس کے نام سے معروف ہے، اکرم صاحب نے اس فن فہمیوں کا ازالہ بھی کیا ہے، عورتوں کی تعلیم و تدریس متفق رویہ سے پیدا ہوئی جس نے تاریک شیشوں کی میں خواتین کی خدمات کی رعایت سے کتاب کا نام کے سلے میں مسلمان علماء و محدثین اور مشائخ عتنک لگا کر اسلام میں عورتوں کی قدر و منزلت "الوفاء فی اسماء النساء" رکھا ہے۔

پرسوالیہ نشانات کا سلسلہ شروع کر دیا تھا اور عالمی سطح پر یہ تصور قائم کرنے کی نہ موم کوشش کی تھی کہ اسلام المُؤْمِنِینَ سے شروع ہو کر صحابیات و تابعیات اور تبع مقدمہ شائع ہو کر منظر عام پر آیا تو مغربی میدیا میں عورتیں مقہور و مظلوم ہیں، جاہل اجڑ اور گنوار تابعیات سے ہوتا ہوا چودھویں صدی کی مسلم خواتین میں اس کی ایک گونج پیدا ہو گئی اور بڑے ثابت تاثرات و اعترافات سامنے آئے، بعض مغربی ہیں، قد ہر انبیاء آزادی حاصل نہیں ہے حتیٰ کہ تک دراز ہے، اس کے زمینی رقبے میں سر زمین حرم

مصنفوں اور مستشرقین نے اپنی آراء سے رجوع کا تعلیم تک کی آزادی حاصل نہیں، ارشاد باری "عسیٰ" ان تکرہوا شیئاً وہ خیر لکم" کا ظہور جوا، اکرم لے کر ہندوپاک کا وہ سارا علاقہ شامل ہے جہاں میں اس پر پرلیں کاغذیں اور اکرم صاحب کے صاحب برآہ راست اس طوفان مغرب سے دوچار جہاں مسلمانوں نے علمی بستیاں بسائی ہیں اور قرآن و حدیث کے چراغ روشن کئے ہیں، تعلیم و تدریس کی انڑو یوز بھی ہو چکے ہیں جس کی بازگشت عالم عربی تھے اور اس صورت حال پر مختصر بھی، یا اللہ تبارک

وتعالیٰ کی مشیت تھی کہ اسلام کے اس پہلو کی عظمت و صداقت کو اجاگرنے کی سعادت ان کے حصہ میں آئے چنانچہ انہوں نے اسلام میں عورت کی تعلیم و تدریس کو موضوع بنا کر مطالعہ شروع کیا۔ ابتداءً خود انہیں بھی اندازہ نہیں تھا کہ یہ موضوع پھیل کر اسا میکلو پیدیابن جائے گا، وہ اس موضوع کی تدقیق و تنقیح اور تحقیق و چھان بین میں تن من دھن سے لگ گئے، مختلف ممالک کا سفر اختیار کیا، وہاں کی لاپبریوں سے فائدہ اٹھایا جو کتابیں دستیاب نہیں تھیں انہیں بھی اسلام کی عظمت و صداقت کی دلیل بھی ہے اشاعت کے سلسلہ میں ثبت رخ سامنے آیا ہے اور باطل کے لیے تازیاتہ عبرت بھی۔

اصل کتاب عربی زبان میں لکھی گئی ہے جو علم مشکور و ممنون ہوں گے۔
شہزادی غوطہ زنی کی، اور پورے آٹھ سال تک حدیث کے شایان شان بھی ہے اور علم انساد کا تقاضا
☆☆☆☆☆

تعمیرات مدارج الکترونیک

شاہی میں فقیری

ترجمانی: محمد وصاف عالم ندوی

تحریر: شیخ علی طنطاوی

فاطمہ شاہی محل میں آئیں تو محوس ہو رہا تھا ایک خادم آتا اور یہ کہہ کر سب کی حیرانی میں اضافہ کر پورے محل پر خوشی کی پر کیف فنا سایہ لگن ہے میں ان کی اپنی چال "عمری چال" کے نام سے کرو جا کر خلیفۃ اللہین نے بیعت کی مجلس متوتوی اب انہیں خلیفۃ اللہین کی آمد کا شدت سے معروف تھی حتیٰ کہ لوگوں ان کی چال کی نقل کیا کرتی کر دی، پھر وسرہ خادم آتا اور یہ کہہ کر لوگوں انشار تھا کہ جس وسرت کا آغاز ہو، تمیں تھیں، عمر کا حال یہ تھا کہ بسا اوقات کپڑے کو خوجہت کرو یا کہ انہوں نے بیت المال کی طرف تبریک کی مجلسیں قائم ہوں، ایسا محوس ہو رہا تھا کویا جو قوتوں میں پہنس جاتے تو کرم کو زرا خم کے بغیر انکی ہاتھ پر بڑھانے سے بھی انکار کر دیا ہے۔

فاطمہ کے کافلوں میں اس غیر معمولی تبدیلی کی نظر خلافت کا ذرہ ذرہ انہیں عقیدت و محبت کا خراج شان بے نیازی سے بیرون کو جھکا دیتے کہ کپڑا پیش کرنے کے لیے بے تاب ہے۔

آوازیں پڑھی تھیں اور محبوب شہر کی ان باتوں کے پیش جاتا اور ان کو اس کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی، مزان جانشی کے بعد کے سارے خواب بکھرتے جا رہے تھے

میں ایسی بے نیازی تھی کہ کامنے سے پر کھا ہوار و مال شاہی کے بعد کے سارے خواب بکھرتے جا رہے تھے جبود کے محل گئے، تابناک مستقبل اور آنے والے اگر ہوا کے جھونکے سے گرجاتا تو پلٹ کرنے دیکھتے کہ اور ان پر ایک بے تینی کی یقینت طاری تھی کیونکہ اپنے

سین لمحات کے خیال سے دل ہی دل میں سرگوشیاں کہاں گر اور کوئی راہ کیرا پنی خوش قسمی بھجو کر اٹھا لیتا۔ شوہر کے لطافت ذوق، نزاکت طبع کو خوب جانتی تھیں،

خلافت کے بعد فاطمہ اب شہر کے خلیفہ بن کرنے لگیں، انہیں یاد آیا کہ جب وہ اپنے ابا حضور خلافت کے بعد فاطمہ اب شہر کے خلیفہ بن

کے دولت کہہ سے عمر بن عبد العزیز کے محل میں آئی جانے کے بعد مزید جاہ و حشم اور عیش و عشرت کے جب کر حمت خداوندی شامل حال ہے اور دنیا نے اپنی

تحیں تو انہیں ایسا لگا جیسے عمر بن عبد العزیز کے عشرت خیالات میں گم تھیں، باضی کی یادوں کی پرت ساری نعمتیں ان کے قدموں پر ڈال دی ہے۔

خلافت کے سامنے والد ماجد کا دولت کہہ بے حیثیت دھیرے دھیرے بُتی جا رہی تھی، اور عیش و عشرت کی

ہواں کے فرش و فروش، آرائش و زیبائش کے پر تکلف انسان کے بیکار اور فکر و عمل کے بے سانچے میں ڈھمل

سلامان اور یہاں کی کھولیات و آسائش کے سامنے وہ تصورات سے بالاتر ہے، دونوں کے درمیان محبت

والفت بھی عاشقانہ محبت سے کم نہ تھی، باہمی محبت پیلانے بدل گئے دل کی دنیا کی کایا پلٹ ہو گئی،

والفت کا یہ عالم تھا کہ فاطمہ کی ادنی خواہش بھی عمر بن عبد العزیز نبی امیہ کے جوانوں میں

بے سے زیادہ صاحب جانداد، امیرانہ ثہاث باث کے مالک تھے جو لباس وہ زیب تن کرتے تھے اس کی اشارہ کنایہ بھی عرض و گزارش کا درج رکھتا تھا۔ نے بڑھ کر ان کا استقبال کیا لیکن انہیں امور خلافت

فاطمہ ان کے حکم سے سرتاہی کرتی اور عبیر بھی ان کی قیمت کم و بیش ۸ ہزار درہم ہوتی تھی اور جو عطر وہ استعمال کرتے تھے تھا ان کے لیے ہندوستان سے

درآمد کیا جاتا تھا، جب کسی راستے سے ان کا گزر ہوتا اب منصب خلافت سے سرفراز ہونے کے بعد وہی عرب جن کی خوش پوشاکی اور گزر نے والے بھجھ جاتے

معلم ہوئے، فاطمہ نے دیکھا کہ مصالح عاصم کی فکر مندی میں رات رات بھر جانے کی وجہ سے

تمامی کاروباری کے کپڑے اس وصولی کو دیا کرتے تھے جو ران و ششدروں میں کر خلیفہ نے شاہی سواری واپس شاداب پچھہ ضھحل اور تردہ ہو گیا ہے، بار امانت کے

کاروباری کے کپڑے دھویا کرتا تھا تاکہ ان کو حرم عبد العزیز کے کپڑے کو خلیفہ کی محل بھی قائم کرنے احسان اور خوف خدا نے ان کے جسم کے

کے کپڑے عمر بن عبد العزیز کے کپڑوں سے مسے روک دیا ہے اور انہوں نے صرف اپنی سواری جوڑ جوڑ کو ہلا کر رکھ دیا ہے، یہ دیکھ کر فاطمہ کو یوں کریں اور ان کی خوشبوان کے کپڑوں میں بھی بس پراکتفا کر لیا ہے، دم بدم حرمت اگنیز چیزیں آئیں، محوس ہوا گویا لکھجہ پیٹا جا رہا ہے۔

بھی اس کو حاصل تھی، عیش و عشرت کی ساری نعمتیں اور سہولت اسے میر تھیں، حکمرانی و سلطانی کی گود میں اس نے آنکھیں کھویں، محبت و شفقت کے ماحول میں پرورش پائی، ناز و قم کے ساتھ پل کر جوان ہوئی شاید آپ کے تصور میں یہ نہ آیا ہو گا کہ ان کے والد ماجد کوں تھے ان کی حیثیت اور عزت و سطوت کا کیا عالم تھا، اس سلسلہ میں اس قدر بیان کرو بنا کافی ہے کہ مغرب اقصیٰ سے لے کر افغانستان تک پھیلے ہوئے طویل و عریض رقبہ پر انہی کی حکمرانی تھی انہی کا طوطی بول رہا تھا جن کا اسم گرامی عبد الملک بن مروان ہے اور یہ خاتون عالی مقام ملکہ وقت فاطمہ بنت عبد الملک بن مروان ہیں۔

بچپن کا زمانہ گزرا، دو شیزگی کے مرحلہ میں قدم رکھا، نوجوانان بنتی امیہ کے دلوں کی دھڑکن بن گئیں لیکن ان کے والد ماجد نے اپنی اس شاہزادی کے لیے اس نوجوان کا انتخاب کیا جس کے خیر میں بنتی امیہ کی

طرف بھاگے چلے جا رہے ہیں، اور قصر خلافت کے

اردوگران اس کا ہجوم ہے شاہی محل تک پہنچنے والی ہرگزی میں آنے والوں کا تاثر لگا ہوا ہے، قصر خلافت کا وہی مسخر نہ ہے۔

سلیمان بن عبد الملک کے مرض الموت سے

بلظاہر ہر خاتون غزہ نظر آرہی تھی لیکن ان کی موت کی

ختیر تھی کہ بُن خلیفہ کی آنکھیں بند ہوں اور ان کے چہروں پر اداکی اور دنختم کے آثار نمایاں ہیں، کسی کی وقت

شہر تخت خلافت پر متکن ہوں، مجلس کے ایک

حاضرین ایک دھیرے سے سرگوشی کے انداز میں

بانتی کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، پہنچنے پر معلوم ہوا کہ سلیمان بن عبد الملک کا آخری وقت ہے پورے

شہر میں مایوسی کا حاحل طاری ہے کہ خلیفۃ اللہین کی

شفایا بی کے آثار ختم ہوتے جا رہے ہیں اور اس وقت

اوخر خواہشات ہو سکتی ہیں، وہ سب انہیں میر تھیں اس

اور کوئی نہیں ہے۔

اندر وہ محل حرم سرا میں بھی اسی طرح کی

وزارت

ساتھ کریم انسف، محل کی ساری خواتین انہیں کے

جیچے ہیں اور وہ سب کے جلوہں چل رہی ہیں۔

گھرائیوں سے چاہئے والے شوہر کی عاشقانہ محبت

سوال و جواب

جواب: لڑکیوں کی شادی کے موقع سے جو رقم مجبور آدمی پڑے اس کی حیثیت بہبہ کی ہوتی ہے، اس کی وجہ سے وراثت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، اس لیے لڑکیوں کا حق وراثت میں باقی رہے گا، کیوں کہ وراثت کا تعلق اس جائیداد سے ہے جو موت کے بعد نج رہی ہو، اور لڑکیاں بھی اس پنجی جائیداد میں حصہ یا نہیں گی۔

سوال: نکاح کے ایک سال بعد ولادت کے موقع سے ایک عورت کا انتقال ہو گیا، اس عورت کے زیورات، اس کے والد کے قبضہ میں ہیں اور سامان جنیز شوہر کے قبضہ میں، دونوں کا دونوں چیزوں پر اپنی اپنی ملکیت کا دعویٰ ہے؟ اس بارے میں حکم شرعی کیا ہے؟

جواب: زیورات اور کل سامان جنیز اور وہ تمام

چیزیں جو عورت کی ملک تھیں، مال متزوکہ میں شامل ہوں گی اور تمام ورثے کے درمیان تقسیم ہوں گی اگر ورثے میں صرف شوہر اور عورت مرحومہ کے والدین ہیں تو نصف مال شوہر کا ہو گا اور باقی نصف میں ایک تباہی مال کا حصہ ہو گا اور یقینہ والد کا حصہ ہو گا۔

سوال: ایک شخص کو ان کے والد نے اپنی زندگی میں عاق کر دیا تھا اور اعلان کر دیا تھا کہ میرے مرنے کے بعد میرے مال میں اس کو حصہ نہیں ملے گا، والد کا انتقال ہو گیا، وراثت کی تقسیم ہو رہی ہے، وارثین اس شخص کو حصہ نہیں دینا چاہتے ہیں جب کہ عاق شدہ شخص کا دعویٰ ہے کہ میں بھی وارث ہوں، مجھے وراثت میں حصہ ملتا چاہئے، حکم شرع کا مطلع کر

جواب: شریعت اسلامی میں عاق کا اعتبار نہیں ہے، مذکورہ عاق شدہ شخص کو اپنے والد کی جائیداد میں عام اصول و راثت کے مطابق حصہ ملے گا۔

☆☆☆☆☆

فتی محمد ظفر عالم ندوی

سوال: ایک شخص کے کئی لڑکے ہیں، ان کے پاس آدمی قیمت لے لے، ایسی عصورت میں مکان کس

جائزہ اد بھی ہے اور رہائی مکان بھی، اس نے اپنی کو دیا جائے اور آدمی قیمت کس کو؟
جواب: اسکی صورت میں شرعی طریقہ یہ
 اندازی کے ذریعہ ان دونوں بھائیوں میں
 کو مکان دے دیا جائے اور جس کے نام تر
 اس کی آدمی قیمت دوسرے بھائی کو دیدے
 تاہم جائزہ اور مکان ایک ہی لڑکے کو دے دیا ہے
 اور باتی لڑکوں کو محروم کر دیا ہے، کیا کسی باپ کے
 لیے ایسا کرتا درست ہے؟ کیا شریعت اس کی
 اجازت دیتی ہے؟

جواب: شریعت میں اولاد کے درمیان عدل اور برابری سے کام لینے کا حکم ہے، اولاد میں سے کسی کو دینا اور کسی کو محروم کر دینا یا ایک کو زیادہ دینا اور دوسرے کو کم دینا گناہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ظلم قرار دیا ہے، حضرت نعمن بن بشیرؓ سے مردی ہے کہ ان کے والد نے انہیں کچھ دینا چاہا،

والدہ کی خواہش تھی کہ وہ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنائیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا اور لڑکوں کو بھی اسی طرح دیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تب کردی جائے۔

تو میں اس ظلم کے کام پر گواہ نہیں بن سکتا۔ (صحیح سوال: آج کل لڑکیوں کی شادی میں لڑکے مسلم، حدیث نمبر: ۷۷۴) اس روایت سے معلوم والوں کے مطالبات پر کافی رقم دینی پڑتی ہے، اگر یہ ہوا کہ والدین مال و جا سیداد کی تقسیم میں اولاد کے رقم و راثت کی تقسیم کے وقت لڑکیوں کے حصوں

در میان عدل سے کام لیں اور نا انصافی سے بچیں۔ میں سے منہا کر دی جائے تو شرعاً اس کی محنجائش ہے
سوال: ایک شخص نے مال متروکہ میں صرف ایک یا نہیں؟ بعض لوگ اپنی بہنوں سے تقسیم میراث کے چھوٹا سا مکان چھوڑا ہے، مکان اتنا چھوٹا ہے کہ ایک وقت یہی کہتے ہیں کہ تمہارا حصہ شادی کے موقع سے نیلی رہ سکتی ہے وارثین میں دو بھائی ہیں دونوں تک یا جھیز میں دیدیا ہے؟ کیا ان لوگوں کو وراثت چاہتے ہیں کہ مکان ہم لیں اور دوسراے بھائی اس کی میں حصہ نہیں ملے گا؟

عمر بن عبد العزیز نے خاموشی توڑتے ہوئے کہا فاطمہ! یہ عظیم ذمہ داری ہمارے کامیابوں پر ڈالی گئی ہے اب میں رعایا کے ہر ہر فرد کا جوابدہ ہوں، جس کی وجہ سے اس بارخلافت نے اتنی گنجائش نہیں چھوڑی ہے کہ میں تمہارے حقوق کا حقہ ادا کر سکوں، اسی کے ساتھ تمہاری جدائی بھی برداشت نہیں کر سکتا اور نہ تم پر دنیا کی خاتون کو ترجیح دے سکتا ہوں لیکن ساتھ ہی تم پر ظلم بھی نہیں کر سکتا، اس وقت میں نے اپنے لیے جس معیار زندگی کا انتخاب ہے ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ شاید تم اس کو برداشت نہ کر سکو اگر تم چاہو تو میں تمہارے میکے چھوڑ آؤں، یہوی اس سے اتفاق کر سکے گی اور ایسے شوہر سے خوش رہ سکے گا وہ بھی اس طرح کہ کسی پسمندہ محلہ میں لہذا اسے اسی جنت کا شوق ہو گیا ہے۔

قربان کر دیا اور آخری درجہ کی قناعت کی زندگی کو قبول کر لیا، ذرا غور کیجئے کہ آرام و آسائش کی زندگی کے لذتیں اس لئے نہیں ہوا کہ مالداری کے بعد فقر افلاس کی زندگی میں جلتا ہو گئے تھے، اور نہ یہ کہ دنیا کی ساری مصیبتیں ان پر ثبوت پڑی تھیں بلکہ بات صرف یہ تھی کہ انہوں نے اس دنیا کے دوں کی وقتی راحت و سکون کو خلد برسیں کی دائی نعمتوں اور راحتوں پر ترجیح دی تھی تا کہ جس وقت اس دنیا کی ساری نعمتوں فنا ہو جائیں تو وہاں کی ابدی ہرمدی اور لازوال نعمتوں سے لطف اٹھائیں۔

(جاری)

(جاری)

چمن کے مالی، اگر بنا لیں موافق اپنا شعار اب بھی
چمن میں آسکتی ہے پلٹ کر چمن سے روٹھی بھارا ب بھی

زمیں بدلتی، زمانہ بدلا، مگر نہ بدلتے تو وہ نہ بدلتے
جو تک دناریک ذہنیت تھی، وہی ہے بروئے کاراپ بھی

جو موجش نظم نہ ہیں، پکار کر ان سے کہہ رہا ہوں

وسمیع مسلک، رفع فطرت، خلوص ایماں خلوص نیت

جگر مراد آبادی

وراحت اور خوشحالی کے بعد اکرمؐ سنگی و ترشی کی زندگی کا
تحمل نہ کر سکو تو تمہارے لیے مناسب ہے کہ میکہ میں
سکونت اختیار کر لو، فاطمہؐ نے پوچھا کہ آخر یہ خت قدم
اخانے پر کس چیز نے آپ کو مجبور کیا ہے تو انہوں نے
جو اب دیا کہ فاطمہؐ! میرا فس بڑا جدت پسند اور حد سے
زیادہ شوقین واقع ہوا ہے، جب اسے کوئی اچھی چیز ملتی
ہے تو اس سے بہتر چیز کا مشتاق ہو جاتا ہے اس نے
واساںش کے دنوں میں تو میں آپ کی رفیق زندگی
اولاً امارت کی خواہش کی جب یہ خواہش پوری ہو گئی
بن کر رہوں اور تنگی و بدحالی کے دنوں میں کنارہ کشر
تو پھر خلافت کی خواہش کرنے لگا جب یہ خواہش بھی
ہو جاؤں جس بات سے آپ راضی ہیں میں بھی اس
پوری ہو گئی تو اب چونکہ جنت سے اوپنچا کوئی مقام نہیں
سے راضی ہوں۔

مسجد کے آداب و حقوق

خالد قیصل ندوی

آخری قسط
تو آپ اس کے سلسلہ میں (بابر نکالنے کا) حکم

فرماتے، اور اسے مسجد سے باہر بیچج (قریستان) میں

نکال دیا جاتا۔ (مسلم) علام نووی نے اس حدیث

کی تشریع میں لکھا ہے کہ اس ممانعت میں وہ تمام اشیاء

داخل ہیں جو بدیوبیدا کرتی ہوں یا بدبوکا باعث ہوتی

ہوں (شرح مسلم) نیز جس طرح مسجد کی حاضری

کے وقت باطنی صفائی (غلوص و الہیت) مقصود

ان مساجد کا دوسرا بڑا حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ

کے ان گھروں کو صاف سخرا رکھا جائے، ان

اس کے لیے ایک (شاندار) گھرنا میں گے (ابن

اور عطرو خوشبو) بھی مستحسن ہے۔ (اعراف: ۳۱،

ابوداؤ) اللہ تعالیٰ کو یہ دو قوں (ظاہری و باطنی) صفائی

ان حقوق کا دوسرا کریم مسلمانوں پر فرض ہے، قرآن

جنت کی حوروں کا مہر ہے۔ (جمع الزوائد، طبرانی)

ان قولی احادیث کے ساتھ ساتھ آپ کا مبارک عمل

بھی ہمارے لیے اسہو و خونہ ہے چنانچہ ایک حدیث

تمام کو دو قوں قسم کی طہارت و صفائی کی بڑی ترغیب

دی ہے، ارشادِ الہی ہے کہ "آپ خود کھجور کی

مسلطانوں کو اس حق کے ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے،

شاخوں سے مسجد کا غبار صاف فرماتے تھے۔

(صف ابن ابی شیبہ) اسی طرح ایک مرتبہ آپ نے

مسجد میں تھوک بلغم اور اینٹ وغیرہ گندگیوں میں سے

کسی گندگی کو دیکھا تو خلکی کا اظہار فرمایا، پھر اس کو گڑ

کر صاف فرمادیا، اور زعفران مٹکوا کر اس جگ

مسجد سے گہر اربیط و تعلق رکھیں اور بخوبی نمازوں

میں یہاں کی حاضری کا پورا پورا اہتمام کریں، کتاب

و سنت میں اس حق کی ادا گنجی کے سلسلہ میں بڑی

حس بصری کے نزدیک "مسجدی تقطیم و احترام

مسجد کی صفائی و پاکی کا تقاضہ یہ ہے کہ نمازی

اور ان کو نجاستوں اور گندی چیزوں سے پاک رکھنا

قدر بلیغ و نوثر انداز میں ارشاد فرمایا ہے کہ "اللہ تعالیٰ

ہرگز ن آئیں، مختلف احادیث میں اس سلسلہ میں

احادیث مبارک میں بھی مساجد کی صفائی کی بڑی

تاکید اور ترغیب آئی ہے، ایک حدیث شریف میں

ہے کہ آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم محلوں اور علاقوں

میں مساجد بنائیں، ان کو پاک و صاف رکھیں اور ان

کو معطر رکھیں (ابوداؤ) ایک دوسری حدیث

مروی ہے کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ جب آپ کسجد

توبہ: ۱۸) فی الواقع اللہ تعالیٰ کے نزدیک انسانی

میں صفائی کی ترغیب اس طرح بیان ہوئی ہے، آپ

میں موجود کسی آدمی میں پیاز، ہسن کی بمحسوں فرماتے

بستیوں اور آبادیوں میں سب سے زیادہ محظوظ

اور پسندیدہ جگہیں یہ مساجد ہیں۔ (مسلم)

بلند کیا جاتا ہے، اس کی ایک خطاطی کی جاتی ہے شریک لہ، لہ الملک و لہ الحمد و هو علی کل مساجد سے ربط و تعلق کی بڑی فضیلت ہے،

ایک حدیث میں آپ کا ارشاد ہے کہ "جب تم کسی برادر اس کے حق میں عنایت و رحمت (مختصر و نخشش اور فضل و مہربانی) کی دعا کرتے رہتے ہیں تو بھی معاف ہو جاتے ہیں"۔ (مسلم)

تکمیل، تربیت اور حفاظت کے لیے بہت اہم نے فرمایا ہے کہ "اللہ تعالیٰ کی مساجد و مساجد اسلامی زندگی کی طرف مکارہ بالا یہ حقوق و آداب اسلامی زندگی کی

اور موثر ہیں ان حقوق کے علاوہ اور بھی بہت سے

"تماز" کا انتظار کرنا بھی بہت ہی بارکت اور اجر و حقوق و آداب کتاب و سنت میں بیان ہوئے (ترمذی و ابن ماجہ) اسی طرح اس ربط و تعلق کا بڑا

ثواب والا کام ہے، ایک بھی حدیث میں آپ کا فائدہ ایک حدیث میں یہ بیان ہوا ہے کہ "سات قسم کیا ہے، ان تمام حقوق کے ادا کرنے کی طرف کا بڑا خوبصورت فرض نماز (مسجد میں بیٹھا) رہتا

کتاب و سنت میں بڑی توجہ دلائی گئی ہے، اور ادائے اپنی رحمت کے خاص سایہ میں جگہ دیں گے، قیامت

حقوق پر دنیا و آخرت میں رہتا ہے"۔ (بخاری و مسلم) کے اس دن، جس دن سایہ رحمت کے علاوہ کوئی دوسرے سایہ کی خوشخبری دی گئی ہے، ایک حدیث میں

دوسرا سایہ نہ ہوگا (ان ساتوں میں) تیرسا وہ مرد میں ہے، جس کا حال یہ ہے کہ مسجد سے باہر جانے کرنا تمام مسلمانوں کے لیے ضروری ہے چنانچہ

حضرت عبد اللہ بن مسعود نے ایک روایت میں بیان کے بعد بھی اس کا دل مسجدی سے لگا رہتا ہے جب فرمایا ہے کہ "حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم ان کی حاجتیں پوری کرتے ہیں، وہ مساجد میں

اوہدگر اوقات میں مساجد میں حاضر ہوں، چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ مساجد کے حقوق ادا کرنے کے احادیث میں آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "فرض ساتھ ادا کرنا بھی ہے"۔ (مسلم) نیز باجماعت نماز

نماز میں پڑھی جائیں اور تو افضل گھروں کا بڑا اجر و ثواب ہے، ایک حدیث میں ہے کہ

مساجد میں درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے"۔ (بخاری و مسلم) نیز جامع مسجد میں نماز پڑھنے کا اجر و ثواب ایک تعلیم کی زیارت کرنے والے (مہمان) ہیں۔

(طربانی) ایک تیرسی حدیث میں ہے کہ "جامع مسجد میں یہ بیان ہوا ہے کہ "جامع مسجد میں نماز (پڑھنے) کا ثواب محل اور علاقے کی دیگر مساجد کو آباد کرنے والے میرے پڑھی ہیں"۔

جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کی مہمانی مساجد میں مقابلہ میں پانچ سو گناہ (زیادہ) ہے۔ (ابن کاسمان تیار کرتے ہیں (خواہ) وہ جتنی وقوع صحیح نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے جو بندے اندر جزوں میں مساجد کو جو جامع مسجد میں نماز (پڑھنے) کا ثواب صحیح مقبول یا شام کو جو جامع مسجد میں نماز (پڑھنے) کے برادر ہے۔ (مجموع الزوائد)

حدیث شریف میں مسجد آنے کا بڑا فائدہ بیان کیا گیا ہے، آپ کا ارشاد ہے کہ "اس (مسجد آنے کو والہ تعالیٰ کی طرف سے "نور کامل" عطا ہوگا"۔

(ترمذی، ابوداؤ) کے ہر قدم پر اس کا ایک درجہ

تمام ہدایت و حکم (ابن حجر العسکری)

علم اسلام

محمد جاوید اختر ندوی

شہر میں عصیت اور جذبات کو برداشت کرنے والے بیانات کی کوئی محاجاہ نہیں ہے، نبیارک شہر ہر ایک مذہب کے ماننے والوں کے لیے مکھا ہے، اور تم سب کا اس شہر میں استقبال کرتے ہیں خواہ وہ کسی بھی مذہب کا ماننے والا ہو۔

بلومبرج

کے بیان کے بعد شہر کے ذمہ دار ان اور نمائندوں نے بھی مسجد کی تحریر کے حق میں بیان دیئے، اور عصیت کی مخالفت کی، اس مسجد کا نام کی صد سے ہائیکوڈ کا انکلاد پر امریکی محلہ کا کوئی جواز نہیں تھا، اس لیے کہ یہ "مسجد السلام" رکھا کر یہ مطابق جو کمل والوں کے درمیان امن و سلامتی کی علامت ہے، چودہ مہینہ عراق میں امریکی امور کا ذمہ دارہ چکا فیصلہ غلط بنیادوں پر تھا۔ بریر کے مطابق جو کمل والوں کے درمیان امن و سلامتی کی علامت ہے، قائمی سال سے ہائیکوڈ کے ماہرین نے اندازہ لگانے پرورث میں ہائیکوڈ کی وزارت تعلیم کے حوالے سے چودہ مہینہ عراق میں امریکی امور کا ذمہ دارہ چکا ہے، منصوبہ اور جنگ کے ماہرین نے اندازہ لگانے ہو گئے، اور کچھ امریکی لیڈروں نے مسجد کی تحریر اور جواز طلاق تے میں بڑی فلسفی کی، جو پریشانیاں روکنے کے لیے درخواست دی تھی، وہ خارج کر دی امریکے کو اس جنگ میں اٹھانی پڑیں اور جس قدر گئی، بلومبرج کے اس قابل تعریف قدم پر نبیارک اخراجات ہوئے وہ بیان سے باہر ہیں۔

کی اسلامی تنظیموں نے ان کا شکریہ ادا کیا۔

بریر نے کہا کہ چودہ ماہ تک ہم شہر یوں کو تحفظ فریولی نے کہا کہ اسلامی تعلیم کے لیے ضروری ہے کہ حکومت حب سابق مدد کرتی رہے، اور جس طرح دوسرے ادیان و مذاہب کے لیے سرکاری نظم ہے اسی طرح اسلامی مدارس کے لیے بھی نظم ہو۔

جرمن عدالت کا اسکول میں مسلم طلبہ کو نمازوں کی ممانعت

جنپی کی ایک عدالت نے ایک مسلم طلبہ علمی درخواست کو خارج کر دیا جو نہیں نہ اسکول میں نہیں

کی اجازت کے لیے داخل کیا تھا، اسکول کی طرف سے

فوج کی تاریخ میں پہلی مرتبہ لڑائی کے دوران زخم طلاق طلبکار ایک اجازت نہیں تھی۔

و دلتنرید سیتر کے ہویب مسجد کی تعمیر

تصیر کو نیویورک کے مینر کی حمیت

ملٹری لیسٹر کے ترب ایک مسجد اسلامی مرکز

کی تعمیر کے سلسلہ میں نبیارک کے نہیں میکل بلومبرج

کے ذمہ داران درخواست پر غور کر سکتے ہیں۔

عراق پر حملہ کا منصوبہ غلط

بنیادوں پر تھا

عراق میں امریکی فوج کے سابق ذمہ دار

نے شدید نصیر کا اٹھا کیا، اور کہا کہ "ہمارے اس یہ تیجہ اخذ کیا ہے اب اگر وہ اپنے گھروں کو واپس

میں کوساکی جنگ میں اسلامی مشرکوں کا ذمہ دار ہے۔ میں پہلے ہی سے یہ مسائی مشترکوں کا ذمہ دار ہے۔ اور بعض کوئی مسجد کو دیا گیا تھا۔

افغانستان میں دو یعنی اسی امدادی اداروں کی سو گو میان معطل اپنال اور عام مقامات کا بھی دوہرہ کیا، اس قابلے کو افغانستان میں چار سو ہزار قدری ریال کا مطابق مسجد کی تحریر میں ۲۳۳۰ ضرایت دیئے، ۱۰۰٪ اسلامی کتابیں تحریر کیں، مسلم عورتوں کو ۹۰٪ رجیاب دیئے، اور اعلیاء نے ۵۸۳ ریال کی مدد کی تحریر کی، مسجد میں قرآن مجید کو افغانوں کو مدد کی تحریر کی، اور کہا ہے کہ باقی غیر ملکی تنظیموں کے اور عربی زبان کی تعلیم کے حلے بھی ہوتے ہیں، اور یہ اور بہت سارے لوگوں کی دیکھ بھال کی۔

اس دورہ کا بڑا فائدہ ہوا، ۲۰۰۵ء میں عراق میں اسلامی حکومت کے اہم مقام پر واقع ہے۔ قطر کی جس تنظیم نے مسجد کی تحریر کا خرچ اسلام میں داخل ہوئے اور اپنے اسلام کا اعلان کرائی جائے گی، غیر سرکاری این جی او ڈی کی ہمکرانی برداشت کیا ہے وہ اسلامی ثقافت اور تعلیم کے علاوہ تعلیم دینے گے، اور دین اسلام کے احکام و مساجد کی تحریر پر خصوصی توجہ دیتی ہے اس لیے کہ مساجد میا رنے کہا ہے کہ امریکہ میں قائم چرچ و رلہ سروس اور تاروے کی غیر سرکاری تنظیم چرچ ایٹھ کے خلاف مساجد کی اخلاقی اسلامی بیداری اور مسلمانوں کے تعلیمات کا تعارف کرتے گے۔

قابل ذکر ہے کہ روغنا میں مسلمانوں کی تعداد

۱۵ فریضہ ہے، یہ مسائی ۲۰٪ فریضہ ہے، جمبوئی آپادی

دوونڈا (Raunda) کے ۴۴۵/۱۶۷۰ء کام

۹ ریشن ہے، اور یا تی بت پرست ہیں۔

حلقه بگوش اسلام

برطانیہ میں مسلم کمیونٹی کے

الندوہ العالیہ للشباب الاسلامی کے

لیے خفیہ کیمیریہ نصب

بیکروں ملکی اور غیر ملکی غیر سرکاری تنظیمیں ضروری

بڑھو ریروغا اگنی، جو متعدد اطباء اور داعیوں پر مشتمل

انسانی امداد، تعلیم اور سخت کے مختلف منصوبوں پر کام

کر رہی ہیں، لیکن بعض تنظیموں کے بارے میں

افغانوں کو شہر ہے کہ وہ لوگوں کو مرتد ہنانے کی

نصب کے گئے ہیں، اور اس منصب کے لیے حکومت

۲۰۰۵ء رہاندھے نفت اسلام سے سرفراز ہوئے۔

اس جماعت کا مقصد ہے جو ایک بارہوں، یکاروں،

بڑھوں کی خدمت، انسانی ہمدردی اور طبی امداد

رہانی کو روکتا ہے، کسروں کے ذریعہ برکت

اور گرونوں کے علاقوں میں تمام مسلم کیوٹی اور سکوک افراد کی ہمکرانی کی جائے گی، مختلف علاقوں میں لگائے

تعارف پیش کر رہا تھا۔

واضح رہے کہ افغانستان میں اس وقت

زیر انتظام ایک دھوکی طبی جماعت افریقہ کے

جمهوریہ روغا اگنی، جو متعدد اطباء اور داعیوں پر مشتمل

کے لیے خفیہ کہرے بر تھم کے مختلف علاقوں میں

افغانوں کو شہر ہے کہ وہ لوگوں کو مرتد ہنانے کی

نے ۲۰۰۵ء پاؤ نہ مٹکر کیا ہے، اس اقدام کا مقصد ان

اس جماعت کا مقصد ہے جو ایک بارہوں، یکاروں،

بڑھوں کی خدمت، انسانی ہمدردی اور طبی امداد

رہانی کو روکتا ہے، کسروں کے ذریعہ برکت

اور گرونوں کے علاقوں میں تمام مسلم کیوٹی اور سکوک

تھریکی ایک رفاقتی تنظیم نے جمہوریہ کو سوا

دوسری بڑی مسجد تعمیر کی، اس مسجد میں توہنار نمازیوں

کی مکانیں ہے، تعلیم قرآن اور عربی زبان کے حلے

کرنے گے، ایک ماہ تک جمہوریہ روغا اگنی کے

چار علاقوں میں گئے، طبی امداد کے ساتھ اسلامی

کتابیں ان کے مابین تقسیم کرتے رہے، دیکھی

کر رہے بر تھم کی سرکوں پر لگائے گئے ہیں۔

اسلام سے قریب ہوتے گئے جب کہ ان علاقوں

لوڑوڑل زندگی نہیں گزار سکیں گے۔

اویسی میں دو یعنی اسی امدادی اداروں کی سو گو میان معطل

افغانستان میں حکام نے دو سیکی غیر ملکی تنظیموں

کو افغانوں کو مرتد ہنانے کے الزام میں معطل

کر دیا ہے، اور کہا ہے کہ باقی غیر ملکی تنظیموں کے

ہارے میں ان کی مسلمانوں کو مرتد ہنانے کی تبدیلی

اویسی میں اسی مساجد کی تحریر کے حق میں بیان

پراغب کرنے کی کوششوں کے بارے میں تحقیقات

قطر کی جس تنظیم نے مسجد کی تحریر کا خرچ

اسلام میں داخل ہوئے اور اپنے اسلام کا اعلان

کرائی جائے گی، غیر سرکاری این جی او ڈی کی ہمکرانی

متعلق امور کے ذمہ دار افغان ادارہ کے ڈائریکٹر

محمد ہاشم مایار نے کہا ہے کہ امریکہ میں قائم چرچ و رلہ

سرکاری مدارس کے درمیان امن و سلامتی کی علامت ہے،

سرکاری مدارس کے درمیان امن و سلامتی کی علامت ہے،

سرکاری مدارس کے درمیان امن و سلامتی کی علامت ہے،

سرکاری مدارس کے درمیان امن و سلامتی کی علامت ہے،

سرکاری مدارس کے درمیان امن و سلامتی کی علامت ہے،

سرکاری مدارس کے درمیان امن و سلامتی کی علامت ہے،

سرکاری مدارس کے درمیان امن و سلامتی کی علامت ہے،

سرکاری مدارس کے درمیان امن و سلامتی کی علامت ہے،

سرکاری مدارس کے درمیان امن و سلامتی کی علامت ہے،

سرکاری مدارس کے درمیان امن و سلامتی کی علامت ہے،

سرکاری مدارس کے درمیان امن و سلامتی کی علامت ہے،

سرکاری مدارس کے درمیان امن و سلامتی کی علامت ہے،

سرکاری مدارس کے درمیان امن و سلامتی کی علامت ہے،

سرکاری مدارس کے درمیان امن و سلامتی کی علامت ہے،

سرکاری مدارس کے درمیان امن و سلامتی کی علامت ہے،

سرکاری مدارس کے درمیان امن و سلامتی کی علامت ہے،

سرکاری مدارس کے درمیان امن و سلامتی کی علامت ہے،

سرکاری مدارس کے درمیان امن و سلامتی کی علامت ہے،

سرکاری مدارس کے درمیان امن و سلامتی کی علامت ہے،

سرکاری مدارس کے درمیان امن و سلامتی کی علامت ہے،

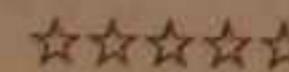
پاک دل و پاک باز

دل کا کینہ، حد، دھوکہ اور تمام امراض بالٹی سے سلامت رہنا جنت میں داخل ہونے کی طرف بلانے والا ہے، امام احمد نے اپنی المسند (۱۲۶/۳) پر اسی سند کے ساتھ بخاری اور مسلم کی شرط پر ہے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمایا ہے، فرماتے ہیں "بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بھی آپ لوگوں کے پاس ایک جتنی آدمی آئے گا، اتنے میں ایک انصاری شخص آئے وہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، ان کی دارجی سے وہ شخص کا پانی پکڑ رہا تھا اور یا نئی ہاتھ میں دونوں جو یہاں اٹھائے ہوئے تھے، جب دوسرا دن ہوا تو اسکے نے اسی طرح فرمایا اور وہ شخص پہلے ہی کی طرح تشریف لائے، جب تیسرا روز ہوا تو اسکے نے وہی پہلے دن والی بات ارشاد فرمائی اور وہ شخص اسی اپنی چیلہ حالت کے مطابق تشریف لائے۔

پھر جب نبی ﷺ کھڑے ہو گئے تو عبداللہ بن عمر وہن العاصؑ ان کے پیچے گئے اور کہنے لگے: میں نے اپنے والد سے جھگڑا کیا ہے اور میں نے قسم کھائی ہے کہ تن روزان کے پاس نہیں جاؤں گا، اگر آپ مناسب صحیح کرنے کیلئے کتنے روز گزر نے تک مجھے اپنے گھر قیام کرنے کا موقع دیں تو اس کریں، انہوں نے فرمایا، مجی ہاں، حضرت انسؓ فرماتے ہیں، عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے تین رات میں ان کے ساتھ گزاریں، انہوں نے "ووحدت کرامۃ المؤمن تقوہ" (اور میں نے مومن کی شرافت و عزت اس کے تقویٰ میں پائی) نہیں دیکھا کہ وہ رات کو قیام کرتے ہیں مگر یہ کہ جب وہ نیز سے بیدار ہوتے ہیں اور اپنے بستر پر کروٹیں بدلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور حکیم کہتے ہیں، یہاں تک کہ جنری نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں، عبداللہ بیان کرتے ہیں مگر میں نے ان کو خیر کی بات ہی کہتے سن۔

جب تین راتیں گزر گئیں اور قریب تھا کہ میں ان کے عمل کو ہلکا سمجھتا، میں نے عرض کیا اے عبداللہ! میرے اور میرے والد کے درمیان نہ کوئی جھگڑا احتہانہ غصہ، لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کے بارے میں تین بار یہ فرماتے سنا کہ ابھی تمہارے پاس ایک شخص آئے گا جو اہل جنت میں سے ہوگا، تو تین روز آپ ہی تشریف لائے۔

اس لیے میں نے ارادہ کیا کہ میں آپ کے پاس قیام کروں تاکہ آپ کا عمل دیکھوں اور اس کی اقتدا کروں، مگر میں نے کوئی بہت عمل کرتے ہوئے آپ کو نہیں دیکھا، تو آخر کس جیز نے آپ کو اس مرتبہ تک پہنچا جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا؟ انہوں نے کہا: میرا عمل تو وہی ہے جو تم نے دیکھا اگر میں اپنے دل میں کسی مسلمان سے کہتے نہیں رکھتا اور نہ میں کسی شخص پر جس کو اللہ تعالیٰ نے کوئی خیر اور نعمت دی ہو حسد کرتا ہوں، عبداللہ نے فرمایا: سبھی وہ جیز ہے جس نے آپ کو اس مقام تک پہنچایا ہے، اور ہم لوگ اسی کی طاقت نہیں رکھتے۔ (ادارہ)۔

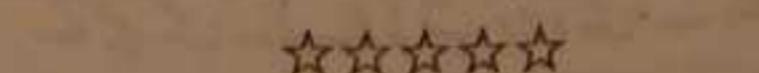


بس، کہتے کا یہ جواب سن کر حضرت شیخ نے ہمیار ڈال دیئے اور کہا کہ تم نے صحیح کہا کہ کپڑوں کو دوبارہ دھو سکتا ہوں، لیکن دل نہیں دھو سکتا، یہ کہ کہ آپ کپچڑی میں اتر گئے، اور کہتے کو راستہ دیدیا۔

جب یہ مکالمہ ہو گیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت سید احمد کبیر رفائلی رحمۃ اللہ علیہ کو الہام ہوا، اور اس میں اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ اے اس میں اللہ تعالیٰ کے ولی ہوتے ہیں کہ ایک احمد کبیر! آج ہم نے تم کو ایک ایسے علم کی دولت سے نواز اک سارے علوم ایک طرف اور یہ علم ایک طرف، اور یہ درحقیقت تمہارے اس عمل کا انعام ہے کہ تم نے چند روز پہلے ایک کہتے پر ترس کھا کر اس کا علاج اور دیکھ کر بھال کی تھی، اس عمل کی بدولت ہم نے تمہیں ایک کہتے کے ذریعے ایسا علم عطا کیا جس پر ہنی ہے، تجھے نماز نہیں پڑھنی ہے، اگر نیچے اتر نے پر سارے علوم قربان ہیں، وہ علم یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو کہتے سے بھی افضل نہ سمجھے اور کہتے کو اپنے مقابلے میں حیر خیال نہ کرے۔

(اس فتاویٰ کی ایک تصویر رقم سطور نے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ میں دیکھی جب حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسینی ندوی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں تھے حضرت شیخ نے حضرت مولانا مرحوم خط لکھا تو یہ بھی لکھا کہ جب روضہ اطہر پر حاضر ہوں تو سلام عرض کر دیں کہ ایک ہندی کہتے نے سلام عرض کیا ہے، اس واقعہ سے تمام علماء اور عبادوں کو کتنا زبردست سبق ملتا ہے کہ اپنے علم و زہد پر غرور کا شاہزادی سمجھی نہ آئے پائے، یہی وہ خاصان خدا ہیں جن کے بارے میں اقبال مرحوم نے کہا ہے۔

لگاہ مردموں سے بدل جاتی ہیں (تقدیریں)
[مدیر]
(از: اصلاحی خطبات، مولانا محمد تقی عثمانی)



ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اپنے دل میں یہ مکالمہ کیا ہو، بہر حال اس مکالمہ میں حضرت سید احمد کبیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہتے سے کہا کہ تو نیچے اتر جاؤ، تاکہ میں اوپر سے گز رجاوں۔

کہتے نے جواب میں کہا: میں نیچے کیوں اتروں، تم بڑے درویش اور اللہ کے ولی بنتے پھر تے ہو اور اللہ کے ولیوں کا تو یہ حال ہوتا ہے کہ وہ ایثار کا جیکر ہوتے ہیں، دوسروں کے لیے قربانی دیتے ہیں، تم کیے اللہ کے ولی ہو کہ مجھے اتنے کا حکم دے رہے ہو، خود کیوں نہیں اتر جاتے؟

حضرت شیخ نے جواب میں فرمایا کہ بات دراصل یہ ہے کہ میرے اور تیرے اندر فرق ہے، وہ یہ کہ میں ملکف ہوں، تو غیر ملکف ہے، مجھے نماز اس واقعہ کے بعد ایک روز سید احمد کبیر رفائلی رحمۃ اللہ علیہ کیلئے تشریف لے جا رہے تھے، بارش کا موسم تھا، محیتوں کے درمیان جو گلزار ہو گی، اگر میں اتر گی اور طہارت کی ضرورت نہیں ہوگی، اس پر سے گز رہے تھے، دونوں طرف پانی کھڑا تھا، کچھ تھی، چلتے چلتے سامنے سے اس گلزار ہو گی پر ایک تک آگیا، اب یہ بھی رک گئے اور کتابی بھی ان رہا ہوں کہ تو نیچے اتر جا۔

و遁ہ دل گندہ ہو جانے گا وقت میں ایک ہی آدمی گز رکتا تھا، دو آدمی نہیں گز رکتے تھے، اب یا تو کتنا نیچے کپڑے میں اتر جائے، اور یہ اوپر سے گز رجاں ہیں، یا پھر یہ کپڑے میں اتر جائیں، اور کتنا اوپر سے گز رجاے، دل میں کنکھ پیدا ہوئی کہ کیا کیا جائے؟ کون نیچے اترے، میں اتروں، یا کتنا اترے؟

بہر حال جب سید احمد کبیر رفائلی رحمۃ اللہ علیہ کا اس کے ساتھ مکالمہ ہوا، اللہ تعالیٰ نہیں بہتر جانتا ہے ترس اور حرم آیا، اور اس کے کو اٹھا کر گھر رائے، پھر ڈاکٹر کوبلر اس کا علاج کرایا، اس کی دوا کی، اور روزانہ اس کی مرہم بھی کرتے رہے، کمی مبنیوں تک بجائے کپڑوں کی گندگی کو گوارا کر لوا اور نیچے اتر جاؤ۔

کپڑوں کو دوبارہ دھو سکتا ہوں، دل نہیں دھو سکتا

• ادارہ

ایک مرتبہ شیخ عبد القادر جیلانی کے مشہور اس کا علاج کرتے رہے، یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ نے اس کو متدرست کردیا تو آپ نے اپنے کسی معاصر بزرگ سید احمد کبیر رفائلی رحمۃ اللہ علیہ بازار تشریف لے جا رہے تھے، سرک چارش ساتھی سے کہا کہ اگر کوئی شخص روزانہ اس کو کھلانے پڑا تو کھا، خارش اور بیماری کی وجہ سے اسے کھلانے کا ذمہ لے تو اس کو لے جائے، ورنہ پھر میں ہی چلا بھی جیسے جارہا تھا جو اللہ کے نیک بندے ہوتے ہیں، ان کو اللہ کی مخلوق سے بھی بے پناہ شفقت نے اس کے کی پروش کی۔

ایک کہتے سے مکالمہ اسی کے مجموعتی میں ہوتی ہے، اور یہ محبت و شفقت اس بات کی علامت ہوتی ہے، کہ ان کو اللہ تعالیٰ سے خصوصی طلاق ہے، اسی کو مولا ناروی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ز نیچے د سجادہ و دلت نیست طریقت بھر خدمت خلق نیست یعنی نیچے، مصلی اور گلزاری کا نام طریقت نہیں، بلکہ خدمت خلق کا نام طریقت ہے، ذاکر ایک کوکی کرک گیا، اب یہ بھی رک گئے اور کتابی بھی ان کوڈیکر کرک گیا، وہ گلزار ہو گئی تھی کہ ایک

کوئی بندہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو بھی اس سے محبت ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں مخلوق کی محبت ڈال دیتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں اللہ والوں کو انسانوں، بلکہ جانوروں تک سے اتنی محبت ہو جاتی ہے کہ تم اور آپ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔

اس وقت سید احمد کبیر رفائلی رحمۃ اللہ علیہ کا اس کے ساتھ مکالمہ ہوا، اللہ تعالیٰ نہیں بہتر جانتا ہے ترس اور حرم آیا، اور اس کے کو اٹھا کر گھر رائے، پھر ڈاکٹر کوبلر اس کا علاج کرایا، اس کی دوا کی، اور روزانہ اس کی مرہم بھی کرتے رہے، کمی مبنیوں تک بجائے کپڑوں کی گندگی کو گوارا کر لوا اور نیچے اتر جاؤ۔

بھیت میں دو دن اور گجرات میں ایک دن

محمود حسن حسین ندوی

فرانڈلی سے ذکر کیا، اور کہا کہ اسلام کی خاص خصوصیت یہ ہے کہ وہ ساری برائیوں کی مخالفت کرتا

ہے، سو ایسی لکھی جو کہ ہندو مسلم جن ایک کمپنی کے صدر بھی ہیں، اپنے خطاب میں وید، گیتا کے

حوالوں سے اسلامی تعلیمات کی حقانیت ثابت کی، اور دنیا میں امن و سلامتی قائم کرنے کے لیے اسلامی

تعلیمات سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ واقف کرانے ہوئے، بھیکل اشیش پر الوداع کہنے جامد اسلامیہ

مسجد میں پڑھی جو فتنہ دو دھر اور مگر اہل تعلق بھیکل کے ذمہ داران واساتذہ اور دینگر اہل تعلق

کردہ ادارہ ہے، اور ہم لوگوں نے جامع مسجد آئے، مولوی نعمان بھیکل (کیرالا) کا لی کث سے

ای کریں سے آرے تھے ان کو ساتھ لے کر رکنی

قائد ہو گیا، چار ایک کوچ میں تھے اور چار دوسرے

کوچ میں، بھیکی میں جمعہ کو سویرے فریں پہنچی

کے دیکھ کر تجھ ہوا، ہمارے ساتھی مولوی جنید ندوی

بن مولانا عبدالعزیز قاسمی بھیکل نے جو اس مسجد میں

کے ایک بن ہوئی کے افتتاح کا تھا، جو ایز پورٹ

نائب امام رہے ہیں، مسجد کی تاریخی تعمیری جیشیت

کا تھا جو ایز پورٹ کے قریب واقع ہے اور تحری

سے واقف کرایا، مسجد کے خلیب اور بزرگ عالم

دین مولانا محمد شوکت صاحب اپنے دلن کے ہوئے

تھے، ان کی کی بڑی محسوس ہوئی۔

دوسرے اپنے افتتاح میں آیا، حضرت مولانا

Humanity & Unit the Need of

Nation) کے موضوع پر تھا جس کو پیام انسانیت

فورم بھیکی اپنے والد بابو بھائی مہد مرحوم کی

راستے مارگ میں منعقد کیا، یہ ان کی تسلی

سید محمد راجح حسین ندوی بھیکل نے کی، چیف گیٹ

کی طور پر سو ایسی لکھنگا چاریہ تھے، مولانا

SUBA کا نام ہے اور

سید عبد اللہ حسین ندوی کا کلیدی خطاب ہوا، سو ایسی

لکھنی نے اسلامی تعلیمات میں انسانی اقدار کا بڑی

علاقہ گودھرا جو شاخ محل کا ایک قبہ ہے، حالانکہ

عبادت سمجھ کر نہیں کیا جا رہا ہے، یہ سب رشتہ ہے

ملان ہو یا دوسرے ندوہ کا آدمی ہوا گردہ اپنے

ذہب پر عمل نہیں کرتا، تو اس کے عمل کو ندوہ کی

جن کا خیال رکھنے کا اللہ فرماتا ہے، اسی کلکھ کی بدلت

ہر ای اور غلطی نہیں قرار دینا چاہئے، ہم ایک ملک میں

یہ، اللہ سے ڈرنے اور اس کا لحاظ اور خیال رکھنے کا

غمبوٹی، اور قوت و شوکت کی وجہ سے گودھرا ایک

رعوب دواب رکھتا ہے، جتاب مفتی محمد ابراهیم

رکھا گیا ہے، اور جو اس کی کوشش کرتا ہے، مرنے سے

ساتھ ہوتا ہے، پھر آپسی لڑائی کیوں؟ انسان کو اللہ

پسلک کے اپنے والہانہ تعلق اور مہتمم دار العلوم گودھرا

نیت کی وجہ سے کالمین میں اخیا جائے گا، اسی طرح

کے تعاون کے بغیر زندگی نہیں گزار سکتا، آپس میں مل

اٹھ رکام کرتے رہنے کا اٹھ ملک کی ترقی پر پڑتا

وقت تکال لیا گیا، البتہ مولانا جعفر حسین ندوی

ہے، اور جو ظلم کرتا ہے وہ تو عافیت وسلامتی سے نہیں

اور برادرم سید حبیان ندوی بھی مبینی سے سید ہے لکھنو

رہ سکا، بے چین رہتا ہے، قائل کی نیندا اڑ جاتی ہے،

ہمیں یہ چاہئے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ

کا کلکھ کیتے ہیں، اپنے تیغہ، بال، دلن، ملک

کو محبوب رکھتے ہیں اور سرکشانے کا جذبہ رکھتے ہیں،

لیکن ان میں سے کسی کے آگے سر نہیں جھکاتے۔

صدر جلسہ حضرت مولانا سید محمد راجح حسین

ندوی بھیکل اعلیٰ نے فرمایا:

"یہ جلسہ جو پیام انسانیت کے عنوان سے

ہو رہا ہے بڑی اہمیت کا حامل ہے، آپس کا تفرقة،

مکراہ اکثر غلط فہمی پر ہوتا ہے، بدگمانی اور فلکت فہمی

میں بڑے سے بڑا قدم آدمی اخالتا ہے، اور باپ

کے خلاف، بھائی بھائی کے خلاف کھڑا ہو جاتا ہے،

جب کہ فطری طور پر ان لوگوں میں آپس میں کیسی

محبت ہوتی ہے، ہم سو ایسی صاحب کی بات کی تائید

کرتے ہیں کہ مکراہ اصلاد و ندوہ کے مانے

والوں، دو قوموں کا جیسی، اپنی اپنی خواہشات

اور تقاضوں کا مکراہ ہے، سب شروع میں ایک ہی

ندوہ پر ایک اللہ کو مانتے تھے، اور اس کے نبی کو تعلیم

کرتے تھے، یعنی دھیرے دھیرے نظریات بدلتے

گئے اور الگ الگ خواہشات پیدا ہوئے لگیں، جس

کے نتیجہ میں نئے نئے ندوہ وجود میں آئے گے،

علاقہ گودھرا جو شاخ محل کا ایک قبہ ہے، حالانکہ

جنم آتے ہی ایک شاخ کا تصور آتا ہے، یہاں تاریخی

ہر ای اجتماع اور مسلمانوں کی دینی تبلیغ اقتصادی

ہیں، اللہ سے ڈرنے اور اس کا لحاظ اور خیال رکھنے کا

غمبوٹی، اور قوت و شوکت کی وجہ سے گودھرا ایک

مطالب اور پوری اسلامی زندگی اختیار کرنے کا قافض

رہتے ہیں، ایک طرح کے وسائل اختیار کرنے ہے گودھرا ایک

رعوب دواب رکھتا ہے، جتاب مفتی محمد ابراهیم

رکھا گیا ہے، اور جو اس کی کوشش کرتا ہے، مرنے سے

ساتھ ہوتا ہے، پھر آپسی لڑائی کیوں؟ انسان کو اللہ

پسلک کے اپنے والہانہ تعلق اور مہتمم دار العلوم گودھرا

نیت کی وجہ سے کالمین میں اخیا جائے گا، اسی طرح

کے تعاون کے بغیر زندگی نہیں گزار سکتا، آپس میں مل

اٹھ رکام کرتے رہنے کا اٹھ ملک کی ترقی پر پڑتا

وقت تکال لیا گیا، البتہ مولانا جعفر حسین ندوی

ہے، اور جو ظلم کرتا ہے وہ تو عافیت وسلامتی سے نہیں

اور برادرم سید حبیان ندوی بھی مبینی سے سید ہے لکھنو

رہ سکا، بے چین رہتا ہے، قائل کی نیندا اڑ جاتی ہے،

ہمیں یہ چاہئے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ

کا کلکھ کیتے ہیں، اپنے تیغہ، بال، دلن، ملک

کو محبوب رکھتے ہیں اور سرکشانے کا جذبہ رکھتے ہیں،

لیکن ان میں سے کسی کے آگے سر نہیں جھکاتے۔

صدر جلسہ حضرت مولانا سید محمد راجح حسین

ندوی بھیکل اعلیٰ نے فرمایا:

"یہ جلسہ جو پیام انسانیت کے عنوان سے

ہو رہا ہے بڑی اہمیت کا حامل ہے، آپس کا تفرقة،

مکراہ اکثر غلط فہمی پر ہوتا ہے، بدگمانی اور فلکت فہمی

میں بڑے سے بڑا قدم آدمی اخالتا ہے، اور باپ

کے خلاف، بھائی بھائی کے خلاف کھڑا ہو جاتا ہے،

جب کہ فطری طور پر ان لوگوں میں آپس میں کیسی

محبت ہوتی ہے، ہم سو ایسی صاحب کی بات کی تائید

کرتے ہیں کہ مکراہ اصلاد و ندوہ کے مانے

والوں، دو قوموں کا جیسی، اپنی اپنی خواہشات

اور تقاضوں کا مکراہ ہے، سب شروع میں ایک ہی

ندوہ پر ایک اللہ کو مانتے تھے، اور اس کے نبی کو تعلیم

کرتے تھے، یعنی دھیرے دھیرے نظریات بدلتے

گئے اور الگ الگ خواہشات پیدا ہوئے لگیں، جس

کے نتیجہ میں نئے نئے ندوہ وجود میں آئے گے،

علاقہ گودھرا جو شاخ محل کا ایک قبہ ہے، حالانکہ

بعد مولانا سید عبد اللہ حسین ندوی نے جنم آتی

ان کا تاریخی طور پر تصور ملی اللہ علیہ (م ۱۹۳۲ء)

کے خلاف، بھائی بھائی کے خلاف کھڑا ہو جاتا ہے،

جب کہ فطری طور پر ان لوگوں میں آپس میں کیسی

محبت ہوتی ہے، ہم سو ایسی صاحب کی بات کی تائید

کرتے ہیں کہ مکراہ اصلاد و ندوہ کے مانے

والوں، دو قوموں کا جیسی، اپنی اپنی خواہشات

اور تقاضوں کا مکراہ ہے، سب شروع میں ایک ہی

ندوہ پر ایک اللہ کو مانتے تھے، اور اس کے نبی کو تعلیم

کرتے تھے، یعنی دھیرے دھیرے نظریات بدلتے

گئے اور الگ الگ خواہشات پیدا ہوئے لگیں، جس

MOHD. YASIN MOHD. YAMIN PERFUMERS

EXPORTERS & IMPORTERS

Tayyab Shamama	طیب شاما
Shamama Abid Special	شاما عابد سپشل
Amber Abid	عنبر عابد
Muskik Amber	مشک عنبر
Attar Hena	عطر حنا
Attar Gulab	عطر گلاب
Attar Keora	عطر کیوڑہ
Attar Motia	عطر موٹیا
Attar Zafran	عطر زعفران
Rosh Khus	روح خس
Iannatal Firdaus	جنت الفردوس
Hajmra	ہجمرہ

Kannauj-209725 (U.P.)
05694-234445, 234725, Fax: 234388
Mobile: 09839266298 (Mohd. Furqan)
Email: mymykannauj@yahoo.co.in

Magbool Milan Jewellers

Mohd. Zubair 0522-2618629
Mohd. Salman 09415028247
094150501152

Sahara FOOTWEAR



مصنوعی کے قارئین کی خدمت میں

مکن کے ہماری "عجیب جات" سے گوارش ہے کہ "عجیب جات" کے ملک میں رقم صحیح کرنے والے افراد
مکن کے ملک میں زیل کے پڑیر را ببطحہ قائم کریں۔ وہاں لان کو رقم صحیح کرنے کی رسیدل جائے گی۔

Phone: (R) 2215548
 (P) 2221442
 Mob: 9819426667
 Home: 34157107288
 Landline: 8234732156
 رینڈی مہدی صردانہ ملبوسات کا قابل اعتمادہ موکر
 اعلیٰ کوالٹی، جدید ترین فیشن کے ساتھ
 Shirts, Trousers, Coats, Embroidered Sherwanis, Pullovers,
 Jackets, Kurti-Suits, Night Suits, Gown & T'es.
 شادی، بیوہ، تیز بار اور تقریبات کے لئے شاندار ذخیرہ، تحریک لائیں قابل بحروں
menmark[®]
 MFG, Wholesale, Export & Retail
 Halwasia Market, Hazratganj, Lucknow - 226001

لارڈ ایکٹ ۱۹۷۲ء میں اسلام کے
خدا ہمارا رحیم نہیں ہے، وہ یہ کام کسی اور سے بھی لے سکے
ہے، صحابہ کرام تک سے یہ کہدیا کہ اگر تم یہ کام نہیں کر دے
 تو ہم کسی دوسرا سے کوہس کام کے لیے برپا کریں گے، اس
لیے ہمارا کوئی احتقان نہیں ہے، یہ اللہ کا بہت بڑا فضل
واحسان ہے کہ اس نے ہمارا انتخاب کیا۔

فرمایا یہ خدا کا فضل و انعام ہے۔
حضرت موسیٰ کا حال دیکھئے اللہ تعالیٰ نے کہا کہ
فرعون کے پاس جا کر اس کو دین کا پیغام پہونچاؤ
تو انہوں نے کہایا اللہ! ہم نے تو جرم کیا تھا اور ایک قبطی
کو مار دیا تھا، اب فرعون کے پاس کیے
جائیں گے،؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم جاؤ، ہم دیکھ رہے
ہیں، ہم پر ہماری نظر ہے، وہ خدا جس نے کائنات کا ذرہ
ذرہ بنایا، اس کی نظر کافی ہے، اسی طرح دعوت کا کام
کرنے والوں پر خدا کی نظر ہے، ماں باپ بچہ
پر نظر رکھتے ہیں کہ کہیں کوئی نقصان نہ ہوئے، ہر وقت
پکڑنے نہیں رہتے، اس کام پر اور اس کے کرنے والوں
پر خدا کی خاص رحمت ہے۔

دعوت کا کام عذاب الہی کرو دکتا ہے، زندگی
میں انسان گناہ کرتا ہے مگر توبہ اس کی معافی کا
درروازہ ہے، اس دنیاوی زندگی کے اندر دو چیزیں
اصل ہیں ایک صبر دوسرا شکر، اللہ تعالیٰ مصیبت دے
کر آزماتا ہے کہ بندہ صبر کرتا ہے یا نہیں، اسی طرح
نعمت دے کر آزماتا ہے کہ وہ شکر گزار ہے یا نہیں، یہ
تو ہر دنیا کا انسان کرتا ہے کہ کوئی معمولی چیز بھی جائز

کر خریدتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جانچتا
خدا دعوت کے کام کرنے والوں پر عذاب روک دیتا ہے، فوراً عذاب نہیں آتا کہ شاید توبہ کر لیں، حضورؐ کی
دعوت و تبلیغ، اس کام کی ضرورت و فوائد اور ذمہ دار جو دوسروں کو نہیں ملیں، عقل اور علم دیا، اشرف
الخلوقات بنایا تو تم اس کا کس طرح شکر ادا کرتے ہو،
بے۔ ہم نے تم کو بہت سی ایسی نعمتیں دیں
قوم پر عذاب نہیں آیا کہ آپ موجود تھے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم اس لیے عذاب نہیں سمجھتے کہ آپ موجود
اور پھر مصافحہ کے بعد جماعتوں کو روانہ کیا۔
ہیں، عذاب استغفار سے بھی رک جاتا ہے، اللہ سے دعا
دار العلوم میں اس طرح کے اجتماعات
زمن کے اندر سے خزانے نکالے جن سے انسان
فائدہ اٹھاتا ہے، اگر خدا پانی کو بند کر دے تو ہم کیے
کریں کہ یا اللہ ہم کچھ نہیں، ہم اس کام کے لاائق نہیں،
تونے ہی انتخاب فرمایا ہے، بس تو ہی اس ذمہ داری
پانی حاصل کریں گے، آگ اور ہوا بند ہو جائے تو ہم
کیے رہیں گے، تو خدا نے ہر چیز بلا استحقاق و بے
حد و حساب دیا، اس لیے خدا دیکھتا ہے کہ ہم ان
محنت کے ذریعہ را دراست پر آئے گا، اس کا ثواب اس
رہنمائی کرنے اور تسبیح کرنے والے کو بھی ملتا رہے گا،
خدا نے آپ سب کو جمع کیا یہ خدا کا احسان ہے،
خدا جس کو اس کام کے لیے جن لے، بڑی سعادت
نہیں شکر کا مقام ہے، اور اس کا تقاضہ ہے کہ دین کے
کی بات ہے، خدا ہم سب کو توفیق سے نوازے۔

فناصول پر خود مل کریں اور دوسروں کو متوجہ کریں، اور یہ
دعویٰ کام جو حضرت مولانا محمد الیاسؒ نے شروع کیا تھا
پوری دنیا میں پھیل رہا ہے، اس لیے ہم اپنے کو خوش
لصیب سمجھیں کہ خدا نے موقع دیا، یہ سب خدا کا عطیہ
دعویٰ کام کا عالمی سطح پر جو نظام ہے وہ اس طرح ہے:
۱۔ کارگزاری، ۲۔ ہدایات، ۳۔ عزائم۔ اس کے لیے
میں بہت چیزیں ہیں اس کام کے لیے انتخاب ہر تین ماہ پر پورے ملک کا بنکہ والی مسجد (مرکز نظام